ہم ہی سے ارجمند جہاں کی ثبات ہے ۔ شہید کی جو موت ہے وہ قوم کی حیات ہے

GUlam ...amed

نمبر ۳۲۰۶

رجسٹرڈ ایل

مِلَّةَ اَبِيكُمْ اِبْرٰهِيمَ هُوَ سَمّٰكُمُ الْمُسْلِمِينَ

دکھاوینگے زمانے کو جو توحید براہیمی ... کے چھوڑینگے

HELP/22/36

مسلمان

ایڈیٹر

مدیر مولوی عبدالمجید خادم

مولوی عبدالمجید خادم

پتہ دفتر مسلمان سیالکوٹ

فی پرچہ ۴؍

سالانہ چندہ ۶؍

CC-0. INTACH Kashmir. Digitized by eGangotri Trust

اگر آپ چاہتے ہیں

کہ آپ کے بچے سچے مسلمان بن جائیں

انہیں اُردو کی یہ کتابیں ضرور پڑھائیے

یہ اردو زبان میں دینی مسائل کا وہ مفید ترین مجموعہ ہے جو آٹھ حصوں میں شائع ہوا ہے مسلمان بچوں میں اسلامی روح پھونکنے کیلئے اس سے بہتر سلسلہ کا مہیا ہونا ناممکن ہے اس سلسلہ میں کلمہ توحید۔ نماز۔ روزہ۔ حج۔ زکوٰۃ۔ ارکان خمسہ۔ فتوحات اسلامیہ کے حالات، غزوات کی تفصیلات، مجاہدین اسلام کے کارنامے، صحابہ کرام کے سوانح حیات اس خوبی سے قلمبند کئے گئے ہیں کہ باید و شاید۔ علاوہ ازیں قرآن۔ حدیث۔ تاریخ۔ ادب۔ سیاست اور مذہب وغیرہ کے فضائل و مناقب بھی بچوں کی سمجھ اور لیاقت کے مطابق اس انداز سے لکھے گئے ہیں کہ دیکھنے سے تعلق رکھتے ہیں۔ پس اگر آپ اپنے بچوں کو اردو پڑھانے کے ساتھ [illegible] بھی چاہتے ہیں کہ وہ اسلامی تاریخ اور بزرگان اسلام کے حالات سے آگاہ ہو جائیں اور دینی مسائل میں بھی معلومات حاصل کر لیں تو آج ہی مندرجہ ذیل آٹھوں کتابیں منگوالیں اور نہ صرف اپنے بچوں کو پڑھائیں بلکہ خود بھی ان سے فائدہ اٹھائیں تاکہ ظاہری علم کے ساتھ باطنی علم سے بھی بہرہ ور ہو جائیں اور دین و دنیا میں کامران ثابت ہوں مکمل سٹ کی ضخامت مجموعی طور پر ۲۰۰ صفحات ہے۔ اور قیمت ہر کتاب کی الگ الگ یہ ہے۔

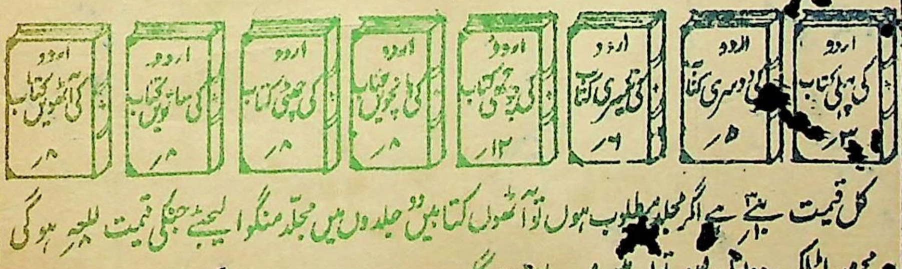

کل قیمت ۱۰/ بنتے ہے اگر مجلد مطلوب ہوں تو آٹھوں کتابیں دو جلدوں میں مجلد منگوا لیجئے جنکی قیمت للعہ ہو گی اور محصول ڈاک دونوں صورتوں میں معاف ہو گا۔

ملنے کا پتہ: مینیجر مسلمان کمپنی لاہور

CC-0. INTACH Kashmir. Digitized by eGangotri Trust

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

جلد ۶ | مسلمان بابت ماہ جمادی الثانی ۱۳۴۷ ہجری مطابق ماہ نومبر ۱۹۲۸ عیسوی | نمبر ۱۱

نمبر شمار	مضمون	از خامہ	نمبر صفحہ
۱	بزم احباب	مینیجر	۴
۲	شذرات	ایڈیٹر	۶
۳	رزم بزم	نائب مدیر	۱۱
۴	تفسیر القرآن	ایڈیٹر	۱۳
۵	آداب مجلس	مترجم	۱۶
۶	حقائق و معارف	از جناب مولنا شوکت علی صاحب فہمی	۱۷
۷	پردہ کی فلاسفی	از جناب مولانا ابو یوسف صاحب ...	۱۸
۸	ظن المومنین	از جناب مولنا عبد الغفار الخیری صاحب	۲۳
۹	مسلمان اور صنعت و حرفت	از جناب مولنا محمد حنیفہ اخگر صاحب پھلواروی	۲۵
۱۰	تنقیدات	ایڈیٹر	۲۷
۱۱	خیر المقال	از جناب علامہ تپش صاحب امروہوی	۲۸
۱۲	مسلم (نظم)	از جناب مولنا ظفر علی خاں صاحب	۳۱
۱۳	اسلام (" ")	از جناب خدا بخش صاحب اظہر امرتسری	۳۱
۱۴	خطاب بہ مسلم (" ")	از جناب آغا حشر کاشمیری صاحب	۳۲
۱۵	رباعیات نامی	از جناب نامی صاحب کوہ سوار نظامی	۳۳
۱۶	لیڈی ڈاکٹر	از جناب مظہر حسن عزیز صاحب جالندھری	۳۴
۱۷	تاریخی جواہر ریزے	نائب مدیر	۳۷
۱۸	دلچسپ معلومات	ماخوذ	۳۹
۱۹	اخبار و حوادث	نائب مدیر	۴۰
۲۰	اشتہارات	از مشتہرین	۴۱ تا آخر

ناظرین "مسلمان" کو بشارت

ہم اپنے معزز ناظرین کو یہ بشارت دینا چاہتے ہیں کہ ماہ دسمبر سے "مسلمان" کی موجودہ حالت میں ایک حد تک تغیر ہونیوالا ہے دسمبر نمبر بھی ایک خاص نمبر ہوگا جسکے ساتھ تمام خریداروں کو اسلامی جنتری ۱۹۲۹ء مفت بھیجی جائیگی اور جنوری ۱۹۲۹ء سے مسلمان میں بعض ایسے مضامین کا سلسلہ شروع ہوگا جو آجتک کسی کی نظر سے نہ گذرے ہوں اور فی زمانہ وہ قوم کیلئے ازحد مفید ثابت ہوں امید کہ دسمبر نمبر میں ان کا اعلان ہوجائیگا اور شروع سال سے مسلمان بلحاظ مضامین، اور کتابت و طباعت چوٹی کے رسائل میں شمار ہونے لگیگا اور اسکا ٹائیٹل بھی نہایت خوشنما اور دیدہ زیب ہوگا پس آپ ابھی سے احباب کو توجہ دلاکر دسمبر نمبر ہی سے خریدار بنادیں اور خود بھی جنکی میعادیں ختم ہوچکی ہیں اپنے چندے پیشگی بھیجدیں یا جب دسمبر کا پرچہ معہ اسلامی جنتری ۱۹۲۹ء بذریعہ وی پی حاضر ہو تو اسے وصول فرمالیں تاکہ ہم مالی حیثیت سے ... [illegible]

مینیجر

CC-0. INTACH Kashmir. Digitized by eGangotri Trust

بزم احباب

معذرت ایڈیٹر صاحب کے تبلیغی دوروں کی وجہ سے پرچہ ہذا کی اشاعت میں کچھ تعویق واقع ہو گئی امید کہ ناظرین کرام معاف رکھیں گے توقع ہے کہ آئندہ کبھی تاخیر نہ ہو گی کیونکہ ہم نے انتظام کر لیا ہے کہ اب پرچہ ہر ماہ کی ٹھیک ۵ تاریخ تک شائع ہو جایا کرے۔

وی پی کا مسئلہ وی پی سسٹم کچھ ایسا بُرا واقع ہوا ہے کہ ہر ماہ دفتر کو دس بیس روپیہ کا نقصان ناحق برداشت کرنا پڑتا ہے حیرانگی ہے کہ احباب ہمارے بار بار لکھنے کے باوجود کیوں اغماض فرماتے ہیں اگر خریداری منظور نہ ہو تو صاف لکھ دینا چاہیئے کہ وی پی نہ کیا جائے اگر خدانخواستہ دو پیسہ کا ایثار بار خاطر ہو تو بیرنگ ہی لکھ دیا جائے تاکہ ہم اس تھوڑے نقصان کی بنا پر زیادہ نقصان سے تو بچ جائیں۔

میعاد کی اطلاع اس پرچہ کے ساتھ قریباً ڈیڑھ سو خریداروں کی میعاد ختم ہو رہی ہے جنکو الگ بھی اطلاع دی جا چکی ہے اب ان کا فرض ہے کہ وہ فوراً جواب سے شاد فرمائیں یا اپنا چندہ بذریعہ منی آرڈر بھیجکر شکریہ کا موقعہ دیں ورنہ خاموشی کیصورت میں دسمبر نمبر معہ اسلامی جنتری ۲۹ء بذریعہ وی پی حاضر ہو گا جسے وصول کرنا اُنکا اخلاقی فرض ہو گا۔

اسلامی جنتری ۱۹۲۹ء امسال یہ جنتری اپنی بعض خصوصیات کیوجہ سے ازحد دلچسپ اور قابل دید ہے لکھائی چھپائی اعلےٰ اور ضخامت بھی بہت زیادہ ہو گئی ہے مضامین تو خاص طور پر لائق مطالعہ ہیں جو بڑی محنت اور عرقریزی سے تیار ہوتے ہیں اگرچہ قیمت عوام سے ۸ر رہی ہے مگر خریداران مسلمان کو مفت بھیجی جائیگی پس آپ ۲۰ دسمبر تک انتظار فرمائیں انشاءاللہ آئندہ پرچہ کے ساتھ جنتری بھی آپکو مل جائیگی

استدعاء دعا جناب محمد صدیق صاحب چوہڑ کانہ سے رقمطراز ہیں کہ میں اسوقت قرض سے بہت پریشان ہو رہا ہوں ناظرین مسلمان ازراہ اخوت میرے لئے دعا فرمائیں کہ اللہ تعالےٰ مجھے قرض سے نجات بخشے۔

انجمن اصلاح الکلام کوچہ ڈنگراں امرتسر جو عرصہ سے اتحاد بین المسلمین، اصلاح رسوم اور تبلیغ اسلام کی خدمات بجا لا رہی ہے اسوقت مسلمانوں کی توجہ کی محتاج ہے اگر کہیں تبلیغ کی ضرورت ہو تو اسے یاد فرمایئے اور جہانتک ممکن ہو سکے اسکی اعانت بھی فرماتے رہیئے۔

مولٰنا سید سلیمان ندوی کا فتویٰ نہ معلوم مسلمان کبتک حنفی وہابی کے جھگڑوں میں پھنسے رہیں گے اور خود غرض مُلّانوں اور نفس پرست پیروں کے ارشاد پر آپس میں لڑتے رہیں گے

CC-0. INTACH Kashmir. Digitized by eGangotri Trust

حالانکہ ساری دنیا میں اتفاق واتحاد کی لہریں دوڑ رہی ہیں اور لکھے پڑھے سمجھدار لوگ فرقہ بندی کے بندھنوں سے نکلکر ایک پلیٹ فارم پر جمع ہو رہے ہیں اور باہم مل کر دینی و دنیوی ترقیاں حاصل کر رہے ہیں مگر ہم ہیں کہ ابھی تک ایک مسجد میں جمع ہونا بھی گوارا نہیں کر سکتے'

پچھلے دنوں رتلام سے اسی قسم کی ایک اطلاع پہنچی جسکی اشاعت ضروری نہ جانکر ہم نے فریقین کو باہم ملکر نماز پڑھنے کی تلقین کر دی مگر معلوم ہوتا ہے کہ اس کا کچھ اثر نہیں ہوا لہذا آج ہم اسی مسئلہ پر اہلسنت والجماعت کے ایک جید عالم مولنا سید سلیمان صاحب ندوی کے فتاوی کی نقل شائع کئے دیتے ہیں اور ساتھ ہی حنفی دنیا کے بدر منیر اعنی مولنا مفتی کفایت اللہ صاحب صدر جمعیۃ العلماء دہلی کا وہ فتوی جو اخبار الجمعیۃ مورخہ یکم نومبر ۱۹۲۶ء میں شایع ہوا ہے درج کئے دیتے ہیں تاکہ دونوں فریق اس سے مطمئن ہو جائیں اور جہاں کہیں حنفی وہابی کی نزاع خصوصاً مسئلہ نماز میں اختلاف ہو ان فتووں کو بطور سند پیش کیا جائے اور مسلمانوں کو باہم ملانے کی کوشش کیجائے

سوال ۱ - کیا فرماتے ہیں علمائے دین وحامیان شرع متین اندریں مسئلہ کہ اگر کوئی حنفی لوگوں کے ساتھ شریک جماعت ہو کر نماز میں آمین بالجہر کہے اور رفع یدین کرے تو اس شخص کے آمین بالجہر اور رفع یدین کرنیکے باعث حنفی لوگوں کی نماز مذہب حنفیہ کی رو سے قضا تو نہیں ہوگی۔ بینوا توجروا۔

سوال ۲ کیا فرماتے ہیں علمائے دین وحامیان شرع متین اندریں مسئلہ کہ برادری کے پنچ یا کوئی شخص کسی مسجد کو اسطرح مخصوص کرنا چاہیں کہ اس مسجد میں صرف آمین آہستہ کہنے والے نماز پڑھیں اور بالجہر کہنے والے نہ پڑھیں یا اس مسجد میں صرف آمین بالجہر کہنے والے نماز پڑھیں اور آہستہ کہنے والے نہ پڑھیں اسطرح اللہ کے گھر کو مخصوص کرنا شرعاً مذہب حنفیہ کی رو سے جائز ہے یا نہیں۔ بینوا توجروا

الجواب ۱ ہرگز دوسروں کی نماز اس سے نہ فاسد ہوگی اور نہ خراب ہوگی اور نہ ان لوگوں کو کوئی ضروری سزا ملیگی زور سے ایک شخص کے آمین کہنے سے دوسروں کی نماز پر کوئی اثر نہیں پڑتا۔ کیونکہ احادیث میں زور سے آمین کہنا بھی آیا ہے اور اہلحدیث کے علاوہ شوافع مالکی اور حنبلی بہت ہی زور سے کہتے ہیں قرون اولی میں اور آئمہ سلف میں اس قسم کا خیال ہرگز نہ تھا خود بعض صحابہ بھی زور سے آمین کہتے تھے کوئی آہستہ بھی کہتا تھا مگر یہ سب ایک ہی صف میں نماز پڑھتے تھے اور اس سے کسی کی نماز میں خلل نہیں پڑتا تھا

الجواب ۲ احادیث میں زور سے آمین کہنا اور آہستہ آمین کہنا بھی آیا ہے ان دو میں سے جسطرح بھی آمین کہی جاوے وہ شرک و کفر نہیں اور نہ بدعت ہے اور سوائے مشرکین کافرین یا مبتدعین کے کسی کو مسجد میں آنے اور نماز پڑھنے سے روکا نہیں جا سکتا ورنہ آیت کریمہ وَمَنْ اَظْلَمُ مِمَّنْ مَّنَعَ مَسٰجِدَ اللّٰہِ اَنْ یُّذْکَرَ فِیْہَا اسْمُہٗ کی وعید میں داخل ہوگا اس لئے نہ زور سے آمین کہنے والے آہستہ کہنے والے کو اور نہ آہستہ کہنے والے زور سے کہنے والوں کو اپنی اپنی مسجدوں میں آنیسے روکیں ۱۳۴۳ھ سید سلیمان ندوی۔ اعظم گڑھ

السوال - بمبئی میں آمین زور سے کہنے والے اور آہستہ کہنے والے ایک ہی مسجد میں شریک ہو کر نماز پڑھا کرتے ہیں کیا اسی موافق ہندوستان کے دیگر شہروں میں مثلاً دہلی لاہور امرتسر کلکتہ وغیرہ شہروں میں بھی آمین آہستہ اور زور سے کہنے والے ایک ہی مسجد میں شریک ہو کر نماز پڑھ سکتے ہیں یا نہیں

CC-0. INTACH Kashmir. Digitized by eGangotri Trust

شذرات

پردہ اور مسلمان

نہ معلوم اس زمانہ کے لکھے پڑھے مسلمانوں کی عقل کو کیا ہو رہا ہے کہ دنیا تو دن بدن اسلامی اصولوں کی طرف کھنچی آ رہی ہے اور وہ ہیں کہ اسلامی تعلیم کے ساتھ ساتھ فطرت صحیحہ اور غیرت طبعی کو بھی جواب دے رہے ہیں اکبر مرحوم نے اسی مہذب اور تعلیم یافتہ طبقہ کے متعلق کیا خوب کہا تھا ؎

اک پیر نے تہذیب سے لڑکے کو ابھارا — اک پیر نے تعلیم سے لڑکی کو سنوارا
پتلون میں وہ تن گیا یہ سایہ میں پھیلی — پاجامہ غرض یہ ہے کہ دونوں نے اتارا

فی الحقیقت تہذیب جدید کے یہ دونو گروہ غیرت اور عقل کو خیرباد کہکر پردہ کی تردید اس زور شور سے کر رہے ہیں کہ گویا ہماری تمام ترقیات کا انحصار لے دیکے اسی پردہ دری پر رہ گیا ہے پچھلے دنوں وائی ایم سی اے ہال لاہور میں سر شیخ عبدالقادر جیسے قومی لیڈر کی صدارت میں پروفیسر محمد شفیع نے اسی موضوع پر ایک تقریر کی جس میں فرمایا

"مسلمانوں کو محسوس کرنا چاہیئے کہ ان کی عورتیں غلامی میں ہیں پردہ ایک لعنت ہے جسے ہم برداشت نہیں کر سکتے قرآن میں پردہ کا کوئی حکم نہیں یہ عورتوں پر ایک طرح کا ظلم ہے ...... میں اپیل کرتا ہوں کہ مسلمان اپنی عورتوں کو آزادی دیں اور پردہ سے باہر نکالیں"

بعینہ اسی قسم کی تقریر سلہٹ کانفرنس میں ہوئی اور خان بہادر امجد علی نے نہایت زور سے پردہ کی مذمت کی اور عوام سے اپیل کی کہ وہ عورتوں کو طائران قفس نہ بنا رکھیں بلکہ سٹیج پر لائیں چنانچہ اسی وقت اسلامیہ کالج کلکتہ کے ایک پروفیسر صاحب اپنی بیوی کو لیکر ڈیس پر آ گئے جو بالکل بے نقاب تھیں اور حاضرین نے تالیوں سے ان کا استقبال کیا۔

مردوں کی ان تقریروں کا اثر عورتوں پر یہ ہو رہا ہے کہ وہ بھی اب کھلم کھلا شرم و حیا کا نقاب الٹ کر جلسوں میں شریک ہونا چاہتی ہیں چنانچہ پراونشل پولٹیکل کانفرنس میرٹھ کے جلسہ پر جب استقبالیہ کمیٹی نے پردہ نشین عورتوں کی نشست کیلئے پردہ کا بندوبست کیا تو عورتوں نے صاف کہدیا کہ ہم پردہ میں نہیں بیٹھنا چاہتیں قناتیں ہٹا دیجئے ورنہ ہم جلسہ میں شریک نہ ہونگی چنانچہ قناتیں اٹھا دی گئیں اور پھر عورتیں جلسہ میں شریک ہوئیں۔

CC-0. INTACH Kashmir. Digitized by eGangotri Trust

اس قسم کے ایک دو نہیں بلکہ بیسیوں اور سینکڑوں واقعات ہیں جو ملک کے گوشہ گوشہ میں ظہور پذیر ہوتے ہیں اخبارات میں مضمون چھپتے ہیں جلسوں میں تقریریں ہوتی ہیں اور پردہ کے خلاف دلدادگان فیشن اور مقلدین یورپ نے زبردست جہاد شروع کر دیا ہے جس کا انسداد نہایت ضروری ہے اور ہر سچے مسلم کا یہ پہلا فرض ہے کہ وہ اپنی غیرت کے تقاضا سے اسلامی شعار کی حفاظت کرے اور ہمارے اس مضمون کو جو "پردہ کی فلاسفی" پر مسلسل شائع ہو رہا ہے ہر کہ ومہ کے کان تک پہنچا دے اور اس موجودہ رسمی پردہ کی حمایت میں نہیں بلکہ شرعی پردہ کی تائید میں اپنی تمام قوتیں صرف کر دے ؎

حفظ عصمت بھی یہی لیکن یہ پردہ ہند میں مسلموں کی جاہ و شان و تمکنت کی بات تھی

پردہ در کہتا ہے اب اس کی ضرورت کچھ نہیں میرزایانہ ادا تھی سلطنت کی بات تھی

خون میں غیرت رہی باقی تو سمجھیگا کبھی

خوب تھا پردہ نہایت مصلحت کی بات تھی

افغانستان پر یورپ کا اثر

ہم حیران ہیں کہ مشرق کیوں اسقدر مغرب کا دلدادہ ہو رہا ہے کہ وہ اپنی قدیم تہذیب کو چھوڑ کر مغربی تہذیب قبول کرنے میں سب سے پیش پیش نظر آتا ہے وہ اپنی تعلیم کو چھوڑ کر مغربی تعلیم میں رنگا جا چکا ہے حتیٰ کہ اب اپنے فیشن سے بھی بیزار نظر آتا ہے ایک وقت تھا کہ مغرب مشرق سے سبق لیتا تھا مگر اب الٹی گنگا بہ رہی ہے ٹرکی نے اپنی ٹوپی چھوڑ کر انگریزی ہیٹ پہن لیا اور سنا جاتا ہے کہ اب دفاتر میں جمعہ کی بجائے اتوار یوم تعطیل قرار دیا جانیوالا ہے مانا کہ "خُذْ مَا صَفَا وَدَعْ مَا كَدَرَ" کا اصول نہایت صحیح ہے اور اس اصول کے ماتحت ہمیں یورپ کی ہر اچھی بات اخذ کر لینے کا حق حاصل ہے مگر یہ کسطرح جائز قرار دیا جا سکتا ہے کہ ہم انکی ہر بات کو قبول کرتے چلے جائیں غور فرمائیے کہ وہی یورپ جو کبھی مسلمانوں کی شاگردی پر ناز کرتا تھا اب ایک بات بھی دوسروں کی قبول نہیں کرتا مگر ہم ہیں کہ اپنا سب کچھ چھوڑ کر انہیں کے مقلد بنے چلے جا رہے ہیں، ہندوستانی تو محکوم ہونیکی حیثیت سے اگر یورپ کے رنگ میں رنگے جاتے تو کوئی عجب نہ تھا مگر یہ کسقدر حیرت کا مقام ہے کہ آزاد افغان بھی اپنی قدیم تہذیب اور پرانے فیشن کو چھوڑ کر جو ایک حد تک اسلامی فیشن سمجھا جاتا تھا دنیا بھر کے فیشنوں سے یورپ ہی کے فیشن کے دلدادہ ہو رہے ہیں اس میں کوئی کلام نہیں کہ اعلحضرت امیر امان اللہ خاں ایک روشن خیال بادشاہ ہیں اور آپکی زیر عنان افغانستان نے بہت سی ملکی سیاسی اور اقتصادی ترقیاں کی ہیں مگر اس ترقی کو کون ترقی کہہ سکتا ہے کہ یورپ کی تقلید میں عورتوں کو بے نقاب کر دیا جائے مردوں کی داڑھیاں منڈوا دی جائیں انہیں کوٹ اور پتلون پہننے کی ترغیب دلائی جائے اور پگڑی کی بجائے ہیٹ پہننے پر مجبور کیا جائے۔

CC-0. INTACH Kashmir. Digitized by eGangotri Trust

ہر چند کہ ہمیں اعلیحضرت کے قومی خادم اور دردمند مسلم ہونے میں کوئی کلام نہیں مگر بخدا ہم ان کے اس حکم کو کسی صورت بھی قوم کیلئے مفید یا اسلامی وقار اور انکی شان کے شایاں نہیں سمجھتے جو حال ہی میں سرکاری طور پر شایع کیا گیا ہے "کابل کے تمام شہری خواہ وہ کسی قسم کے عقائد رکھتے ہوں اور دیگر تمام باشندے جو کابل میں رہتے ہوں ان کو حکم دیا جاتا ہے کہ وہ ہیٹ اور ڈریسی پہنیں جو لوگ کابل کے بازاروں اور گلی کوچوں میں ہیٹ پہنے نہ ہونگے ان پر دو پول جرمانہ کیا جائیگا اختتام سال تک تو جرمانہ کی مقدار یہی رہے گی مگر نئے سال سے ۵ پول سے ۱۰ پول تک جرمانہ کیا جاسکیگا افغانستان کی پولیس کو حکم دیا جاتا ہے کہ وہ بزور ان احکام کی تعمیل کرائے" بھی تو مغربی بھوت سوار ہی ہو رہا ہے "آگے آگے دیکھئے ہوتا ہے کیا"

قرض کی تباہ کاریاں

اگرچہ مسلمان مذہبی رنگ میں ایک حد تک گر چکے ہیں اور از سر نو ان میں مذہبی سپرٹ، مذہبی جوش، اور مذہبی جذبہ پیدا کرنے کی ضرورت ہے مگر ان کی تمدنی اور معاشرتی حالت اس سے بھی زیادہ خطرناک ہو رہی ہے اور ضرورت ہے کہ سب سے پہلے انکو اقتصادیات کی صحیح تعلیم دی جائے اخبارات و رسائل میں مسلسل مضامین شایع ہوں جابجا وعظوں اور تقریروں میں اس موضوع پر روشنی ڈالی جائے اور نادان بھائیوں کو بتایا جائے کہ وہ کسقدر خوفناک بھنور میں پھنسے ہوئے ہیں اور اس سے کسطرح رہائی حاصل کر سکتے ہیں۔

اسی موضوع پر آج ہم معاصر "دور جدید" سے ایک مقالہ نقل کرتے ہیں اور قارئین کرام کو امید دلاتے ہیں کہ آئندہ انشاء اللہ مسلمان کی ہر اشاعت اس قسم کے بہترین مضامین سے مزین ہوا کریگی۔

"قرض و سود کی لعنت نے اسلامی حکومتوں۔ ریاستوں اور امیر و غریب مسلمانوں کو جسقدر نقصان پہنچایا ہے اسکی نظیر نہیں ملسکتی۔ ٹرکی اور ایران کی حکومتیں یورپ کے قرضوں میں تباہ ہوئیں ہندوستان میں بیسیوں ریاستیں امرائے اسلام کے ہاتھ سے اس لئے چھن گئیں کہ وہ ایسٹ انڈیا کمپنی اور انگریزی حکومت کا قرض ادا نہ کر سکے نواب افضل الدولہ آصف جاہ پنجم والئے دکن پر حکومت برطانیہ کا صرف ۵۰ لاکھ روپیہ قرض تھا جس کے معاوضے میں انہیں ایک بہت اہم حصہ ملک کا انگریزوں کے حوالے کرنا پڑا۔ آج بھی اکثر اسلامی ریاستیں مقروض ہیں اور اپنا اخلاقی اور سیاسی اثر و اقتدار زائل کر رہی ہیں۔

مسلمانوں کو غور کرنا چاہئیے کہ قرض و سود کے ہاتھوں جب نوابوں۔ راجاؤں اور فرمانرواؤں کی یہ گت بن سکتی ہے تو غربا کیسے محفوظ رہ سکتے ہیں۔ ہندوستان میں مسلمانوں کے ہر زوال کی علت موجبہ ان کی "مقروضیت" ہے اسکے باعث ان کے اخلاق کمزور ہیں اسی کے باعث وہ جہالت و ذلت میں ڈوبے ہوئے ہیں اسی کے باعث ان کی آئندہ نسلیں روز بروز کمزور ہو رہی ہیں اسی کے باعث ملک میں بدمذہبی اور ارتداد کا فتنہ پھیل رہا ہے

CC-0. INTACH Kashmir. Digitized by eGangotri Trust

اسی کے باعث سیاسیات وطن میں ان کی آواز کمزور ہے۔

اگر مسلمان ہندوستان میں عزت سے رہنا چاہتے ہیں تو ان کے قلم و زبان۔ ان کے جرائد و عمائد۔ انکے علماء و صوفیاء اور ان کے غرباء و امراء کو "مقروضیت" کے خلاف "اٹھ کھڑے" ہونا چاہیئے انہیں اپنی آمدنی بڑھانی چاہیئے۔ اپنے اخراجات گھٹانے چاہیئیں اس قسم کی رسومات سے قطعاً دست کش ہو جانا چاہیئے جنہیں وہ قرض لئے بغیر پورا نہیں کر سکتے اور یاد رکھنا چاہیئے کہ اس دنیا میں کوئی بھی قوم کفایت شعاری کے بغیر معزز اور فارغ البال زندگی سے بہرہ مند نہیں ہو سکتی کامیاب زندگی کا اوّلین قدم یہ ہے کہ اگر تم چار آنے روزانہ بھی کماتے ہو تو اس میں سے آئندہ ضروریات و مصائب کیلئے دو پیسے ضرور بچالو۔ قرض لیکر بھول جانا۔ قومی اور شخصی تباہی کا پیش خیمہ ہے آپ اس سلسلے میں حاجی گنج (بنگال) کے ایک مسلمان محمد علی کے حالات سن چکے ہونگے اس بزرگ نے سر ندرناتھ کمار نامی ساہوکار سے ۱۹۱۵ء میں ۳۰ روپے لئے اور ایک آنہ ۳ پائی فی روپیہ ماہوار سود ادا کرنیکا وعدہ کیا تھا اگست ۱۹۲۶ء تک ۳۰ روپیہ کا اصل پر سود در سود جمع ہو کر ۱ لاکھ ۱۶ ہزار ۶ سو ۲۴ روپیہ کی رقم محمد علی پر واجب ادا ہو چکی تھی ساہوکار نے از راہ کرم ایک ہزار روپیہ کا دعویٰ کیا اور چاندپور کے منصف سے چھ سو روپیہ کی ڈگری لے لی جو کچھ بنگال میں محمد علی کے ساتھ ہوا پنجاب میں ہر مقروض زمیندار کے ساتھ قریباً قریباً یہی کچھ ہو رہا ہے کیا ابھی وقت نہیں آیا کہ سر برآوردہ اور تعلیم یافتہ مسلمان اُٹھ کھڑے ہوں اور ہر کوچہ و بازار میں قرض و سود کے خلاف اعلان جنگ کر دیں؟ مسلمانوں کو سمجھ لینا چاہیئے کہ وہ جبتک مالی لحاظ سے اپنے قدموں پر کھڑے نہ ہونگے پستیٔ لازوال کے ہولناک بھنور سے رہا نہیں ہونگے۔

ہندوؤں کی توحید

یہ ایک مسلّمہ بات ہے کہ دنیا کی ان تمام اقوام سے جو توحید کی دعویدار بنی پھرتی ہیں مسلمان اور صرف مسلمان ہی ہیں جو خالص موحد ہیں اور خدائے قدوس کے ساتھ کسی کو شریک نہیں ٹھہراتے عیسائی توحید کے مدعی ہونے کے باوجود تثلیث کے قائل ہیں آریہ دوسرے ہندوؤں میں موحد بنے پھرتے ہیں اور مورتی پوجا کا کھنڈن کرتے ہیں مگر پھر بھی روح اور مادہ کو خدا کا شریک بتاتے ہیں اب مسلمان ہی تھے جو مسئلہ توحید میں دنیا کو دعوت دینے کا حق رکھتے تھے مگر افسوس ہے کہ عملی طور پر یہ بھی اپنا حق کھو بیٹھے اور ان میں بھی جہلاء کا ایک ایسا طبقہ پیدا ہو گیا جو ہمسایہ اقوام کی دیکھا دیکھی خدائے واحد کے دروازہ پر جھکنے کے علاوہ اپنے بزرگوں کے آستانوں پر جبین سائی کرنے لگا اور ان کی چوکھٹوں اور مزاروں کو اپنا معبود بنا لیا اور اسطرح اغیار کو مسلمانوں پر طعنہ دینے کا موقعہ مل گیا۔

ہمیں ان نادان پیر پرست، قبر پرست، حجر پرست، شجر پرست مسلمان بھائیوں کی حماقت پر افسوس ہے کہ وہ اسلامی تعلیم کو بھول کر اپنی ہمسایہ اقوام سے اتنے متاثر ہوئے کہ بیاہ شادی کے مراسم کیطرح مسئلہ توحید میں بھی انہیں کے مراسم پر عمل پیرا ہو گئے مگر اس کے ساتھ ہی ہم یہ دعویٰ بھی رکھتے ہیں کہ جسطرح دیگر اقوام خصوصاً اہل ہنود آہستہ آہستہ

CC-0. INTACH Kashmir. Digitized by eGangotri Trust

اسلام کیطرف آرہے ہیں اور تمام ناجائز ہر قسم کو ترک کرکے اسلام کے سادہ اور پاکیزہ اصولوں سے فائدہ اٹھا رہے ہیں اسیطرح وہ توحید باریتعالیٰ میں بھی اسلامی تعلیم کو قبول کرتے جاتے ہیں چنانچہ مثال کے طور پر ہم ایک کٹر سناتن دھرمی اخبار "ہندو سماچار" کی عبارت جو اسی ضمن میں سوال جواب کے طور پر شائع ہوئی درج کرتے ہیں جس سے آپ اندازہ لگاسکینگے کہ مورتی پوجا کرنے والے سادھوں کی پوجا سے کسطرح پرے ہٹ رہے ہیں

"سوال۔ کیا بزرگوں کی جو سمادھیں ہیں ان کی پوجا کرنا درست ہے؟

جواب۔ جنکی سمادھیں آجکل نظر آتی ہیں اگر وہ لوگ مہاتما تھے تو مکت ہو چکے ہیں ورنہ ان کا کہیں جنم ہو چکا ہے پھر انکی سمادھ کی پرستش بالکل فضول اور شاستروں کے خلاف ہے"

مضمون صاف ہے کہ مرے ہوئے لوگ اگر اچھے تھے تو اچھی جگہ چلے گئے اور اگر برے تھے تو بری جگہ منتقل کردیئے گئے پھر انکی پرستش چہ معنی؟ کیا نادان اور قبرپرست لوگ اس سے بھی کچھ سبق لیں گے؟

قابل توجہ حکام مال ڈیرہ غازی خاں

ہمیں اس امر کی بہت خوشی تھی کہ پنجاب بھر میں صرف یہی ایک ضلع ہے جس میں شرعی طور پہ ورثا میں حقوق تقسیم کئے جاتے ہیں اور اسطرح جنس لطیف کو بھی والدین کی وراثت سے کچھ نہ کچھ مل رہتا ہے اگرچہ پنجاب کے کسی دوسرے حصہ میں علمائے کرام کی تقریروں اخبارات کے مضمونوں اور اسلامی جلسوں وکانفرنسوں کے ریزولیوشنوں سے ترکہ نسواں پر کہیں بھی وہ عملی اثر نہیں ہوا جو نواب سردار محمد جمال خانصاحب تمندار چوٹی کی تھوڑی سی توجہ سے ضلع ڈیرہ غازیخاں میں ہوا اور سرکاری طور پر احکام شریعت کے مطابق زمینوں کی تقسیم ہونے لگی مگر ہمیں یہ سنکر افسوس ہوا ہے کہ بعض چالباز اپنی بہنوں یا دیگر رشتہ دار عورتوں کو حق وراثت سے محروم رکھنے کی خاطر اپنے والد کی بیماری یا ضعیف العمری میں خدمت گذاری کے بہانہ یا دیگر حیلہ سازیوں سے کل کی کل جائداد یا بعض حصہ اپنے نام کرالیتے ہیں جس سے دیگر ورثاء کی حق تلفی ہوجاتی ہے اس لئے ہم جملہ حکام مال خصوصاً تمندار صاحب موصوف کو اس امر کی طرف توجہ دلانا اپنا فرض سمجھتے ہیں کہ وہ ایسے اندراجات کے متعلق خاص طور پر غور فرمائیں اور جہانتک جلد ممکن ہوسکے اس قسم کی چالاکیوں کا انسداد کرکے طبقہ نسواں کو شکریہ کا موقعہ دیں اور اسلامی احکام کی حفاظت کا فرض ادا کریں۔

بخاری شریف مترجم

چھپکر تیار ہے پارہ اول عمر پارہ دوم عمر پارہ سوم عمر پارہ چہارم عمر (باقی زیر طبع)

بلوغ المرام مترجم

صحاح ستہ کا خلاصہ اور لب لباب جو فن حدایث میں ایک مستند اور معتبر کتاب ہے مجلد ۱۲ علاوہ محصول

ملنے کا پتہ .... مسلمان پبلشرز .... لاہور

CC-0. INTACH Kashmir. Digitized by eGangotri Trust

رنج بزم

مسلمان یورپ کی حد سے بڑھی ہوئی آزادی آئے دن جو گل کھلا رہی ہے اس کا کچھ نہ کچھ تذکرہ مسلمان میں ہوتا رہتا ہے تاکہ دلدادگان فیشن اور وابستگان یورپ اس سے سبق حاصل کریں اور جی میں سوچیں کہ آیا تہذیب اسی کا نام ہے کہ جگہ جگہ حسین وجمیل عورتوں کی نمائش گاہیں قائم کی جائیں اور پری جمال نازنینوں کی ٹانگوں کے فوٹو اتارے جائیں اور صبح وشام رقص گاہوں، ناچ گھروں، بازاروں اور کلبوں میں خواہشات نفسانی کا مظاہرہ کیا جائے اور بے حیائی و بے غیرتی کا وہ طوفان بپا کر دیا جائے کہ عقل و تہذیب بھی اس پر ماتم کرنے لگے۔

مسلمان کی کسی گذشتہ اشاعت میں اسی موضوع پر ایک باپ بیٹی کے حسن و عشق کا واقعہ شائع ہو چکا ہے آج ایک بہن بھائی کی تزویج کا عبرتناک منظر بھی دیکھ لیجئے جو پیرس کے اخبارات میں شائع ہوا ہے۔

پولینڈ کے شہر لوڈز میں لانگفوس نامی ایک سوداگر رہتا تھا جبتک وہ مجرد تھا اس کی آمدنی اس کے اخراجات کو کفایت کرتی تھی لیکن جب وہ متاہل ہو گیا اور دو بچوں کا باپ بھی بن گیا تو اسے محسوس ہونے لگا کہ اس کی آمدنی اس کے مصارف کے مقابلہ میں بہت کم ہے اور چونکہ پولینڈ میں ذرائع آمدنی کو وسعت دینا ممکن نہ تھا اس لئے اس نے پولینڈ سے ہجرت کرنے اور امریکہ جا کر قسمت آزمائی کرنے کا تہیہ کر لیا۔ امریکہ پہنچ کر پہلے تو وہ ایک کارخانہ میں ملازم ہوا اور جب اس کے پاس کچھ سرمایہ ہو گیا تو اس نے تجارت شروع کر دی اسکی عمر اسی دشت کی سیاحی میں گزری تھی۔ خوش قسمت بھی تھا اس کے کاروبار کو قلیل عرصہ میں بہت زیادہ ترقی ہوئی اور وہ دیکھتے ہی دیکھتے کئی تجارتی کوٹھیوں کا مالک بن گیا پولینڈ میں اسکی نوجوان بیوی اس کا انتظار کرتے کرتے آخر مایوس ہو گئی اور اسی غم میں گھل گھل کر مر گئی اور اس کے لڑکے اور لڑکی کو اس کے بعض اقارب نے اپنے سایہ عاطفت میں لے لیا۔

اب اس کے پاس روپیہ پیسہ کی کمی نہیں تھی۔ ہر وقت امریکہ کی عریانی پسند مہ جبینوں کا جھمگھٹا اس کے گرد رہنے لگا دن بھر اپنے کاروبار میں مصروف رہتا اور رات جنت ارضی کی ان حوروں کی صحبت میں تھیٹروں، رقص گاہوں، ہوٹلوں اور سینماؤں میں گزارتا رفتہ رفتہ پولینڈ کی یاد اس کے دل سے محو ہو گئی اور اس نے اپنے بیوی بچوں کو فراموش کر کے ایک امریکن حسینہ کیساتھ شادی کر لی تاہل کی یہ دوسری زنجیر بھی کچھ زیادہ مضبوط ثابت نہ ہوئی اور اسکی یہ نئی بیوی بھی صرف ایک سال بعد اپنی یادگار ایک ننھی بچی چھوڑ کر اسے داغ مفارقت دے گئی۔

CC-0. INTACH Kashmir. Digitized by eGangotri Trust

باپ نے اس لڑکی کی تربیت نہایت اعلےٰ پیمانہ پر کی اسکی خدمت کیلئے باتمیز اور باسلیقہ خادمائیں مہیا کیں ملک کی قابل ترین استانیاں اسکی تعلیم کیلئے مقرر کیں عیش و تنعم کے سب سامان اس کیلئے فراہم کئے لڑکی تھی ہونہار اور مستعد بڑی ہو کر نہ صرف حسن صورت میں بلکہ حسن سیرت میں بھی لاجواب نکلی بازار میں سڑک پر سیر گاہ میں جس طرف نکلتی تھی انگلیاں اُٹھ جاتی تھیں۔

ادھر وہ بہن بھائی بھی جو پولینڈ میں تھے جوان ہو کر فن تجارت میں مشغول ہو گئے۔ دونوں وجیہ اتنے تھے کہ جو ایک نظر دیکھ لیتا فریفتہ ہو جاتا خوش قسمت اتنے تھے کہ مٹی پر ہاتھ ڈالتے تو سونا بن جاتا تھوڑے ہی عرصہ میں خاصے مالدار ہو گئے اور پولینڈ سے نقل مکان کر کے وائنا چلے گئے وائنا میں انکا ستارہ اور بھی چمکا اور انہوں نے خوب ہی دولت اور شہرت پیدا کی کچھ عرصہ کے بعد بھائی نے فلسطین جانے اور ارض مقدس کی زیارت سے سعادت اندوز ہونے کا ارادہ کیا۔ بہن نے پہلے تو اس سفر میں بھائی کیساتھ جانے سے انکار کیا لیکن آخر سوسائٹی کی محبت پر بھائی کی محبت غالب آئی اور وہ دونوں فلسطین کو روانہ ہو گئے

ابھی وہ فلسطین ہی میں تھے کہ انکی امریکن بہن بھی یورپ کے سیر سے فارغ ہو کر وہیں آ پہنچی اور اتفاق سے اُسی ہوٹل میں آ کر ٹھہری جس میں یہ مقیم تھے بڈھے لانگفوس نے امریکہ میں جا کر اپنا نام بھی بدل دیا تھا لہذا ان بہن بھائیوں کے لئے ایک دوسرے کو شناخت کرنیکا کوئی قرینہ موجود نہ تھا اسے خون کا جوش کہئیے یا حسن کی جاذبیت نوجوان لوڈزی کا دل خود بخود اپنی امریکن بہن کیطرف کھینچا جاتا تھا اُن کے درمیان میں محبت کی پینگیں بڑھیں اور آخر انہوں نے شادی کرنیکا فیصلہ کر لیا۔ لڑکی نے نکاح سے قبل باپ سے استمزاج کرنا ضروری سمجھا اور اُسے تار دیا کہ وائنا کے دو بہن بھائی جو وضع قطع اور تراش خراش سے امیر زادے معلوم ہوتے ہیں اور جن کا حسن و جمال مہر و ماہ پر طعنہ زن ہے۔ یہاں سیاحت کیلئے آئے ہوئے ہیں بھائی نے حسن عالم سوز اور شیرینی گفتار سے میرے دل پر قبضہ کر لیا ہے اور میں بیخودی کے عالم میں جو لازمۂ عشق و محبت ہے اپنے آپکو اسکی زوجیت میں دے دینے کا وعدہ کر چکی ہوں تار پہنچتے ہی بڈھا لانگفوس بھی فلسطین کو چل دیا اور "داماد" کی قابلیت دیکھکر ایسا خوش ہوا کہ اس نے طالب و مطلوب کے درمیان حائل ہونیکی ضرورت نہ سمجھی ان بہن بھائی کا نام سنکر بڈھے کے کان تو کھڑے ہوئے مگر جب اُسے معلوم ہوا کہ وہ وائنا کے رہنے والے ہیں اور امیر کبیر ہیں تو اس کا شبہ رفع ہو گیا کیونکہ اسے یقین تھا کہ جن دو بچوں کو وہ پولینڈ میں چھوڑ کر آیا تھا وہ اتنی جلدی وائنا کے امرا میں شامل نہیں ہو سکتے بڈھا بھی تجرد سے تنگ آ گیا تھا چنانچہ اس نے نوجوان لوڈزی کی پر جمال بہن سے شادی کی درخواست کی وہ بھی اسکی بے انتہا دولت پر ریجھ گئی اور اُن کی شادی ہو گئی۔

امریکہ پہنچ کر ایک دن پولینڈ کا ذکر آیا بڈھا لانگفوس لوڈز کا نام سنکر اچھل پڑا نوجوان لوڈزی اور اسکی بہن نے باپ کی گمشدگی ماں کی وفات اور اپنی مصیبت کا قصہ بیان کیا بڈھے نے جب یہ داستان سنی تو اس کے پاؤں تلے سے زمین نکل گئی اور وہ بیہوش ہو کر وہیں گر پڑا۔ فَاعْتَبِرُوا یَا اُولِی الْاَبْصَار۔

یہ نہیں معلوم ہو سکا کہ اس راز کے انکشاف کے بعد اُن پر کیا گزری

CC-0. INTACH Kashmir. Digitized by eGangotri Trust

تفسیر القرآن

گذشتہ سے پیوستہ

ابدی جزا پر بحث

چونکہ اوپر کی آیت میں اللہ تعالےٰ نے فرمایا ہے کہ ھُمْ فِیْہَا خٰلِدُوْنَ وہ لوگ (جو اللہ کے احکام کو مان لیں گے اسکے نبیوں کی اطاعت کرینگے اور خدا کے صادق بن جائیں گے) ابدی جنت کے وارث ہونگے یعنی ہمیشہ ہمیشہ کیلئے وہاں رہیں گے اور ایسے ہی اللہ کے منکر نافرمان اور مشرک لوگ ابدی جہنم کے مستوجب ہونگے اس لئے ضروری ہے کہ اس مقام پر ہم ابدی بہشت اور دوزخ کی حقیقت قدرے وضاحت سے بیان کریں تاکہ ان مخالفین اور معترضین کی تسکین ہوجائے جو یہ اعتراض کیا کرتے ہیں کہ محدود دنیا کے محدود اعمال کی جزا غیر محدود دینا خدائے برتر و اعلیٰ کے عدل و انصاف کا منافی ہے۔

اَلدُّنْیَا مَزْرِعَۃُ الْاٰخِرَۃِ مشہور ہے کہ دنیا آخرت کی کھیتی ہے جسے ہم بھی مانتے ہیں اور دیگر ادیان بھی تسلیم کرتے ہیں کہ اسی دنیا کے اعمال پر دوسری دنیا جسے ہم آخرت کہتے ہیں اور اہل ہنود دوسری زندگی قرار دیتے ہیں منحصر ہے جس قسم کے اعمال انسان اس دنیا میں بوئیگا اسی قسم کے درخت اور ثمرات اسے دوسری دنیا میں مل کر رہیں گے دار العمل اور دار الامتحان صرف یہی دنیا ہے جہاں سے جس قسم کے اعمال خیر یا شر انسان ساتھ لے جائیگا وہاں اسی قسم کے ثمرات اس پر مترتب ہونگے ایمان' اعمال خیر' تقویٰ' طہارت کا ثمرہ جنات و باغات کی شکل میں متمثل ہوگا اور کفر' اعمال بد اور خواہشات نفسانی کی آگ کا نتیجہ نار جہنم اور زقوم وغیرہ کی شکل میں تبدیل ہو کر سامنے آئیگا اور خدا کیطرف سے کسی پر ذرہ بھر ظلم یا زیادتی نہ ہوگی اِنَّ اللّٰہَ لَیْسَ بِظَلَّامٍ لِّلْعَبِیْدِ یہ ہمارے اعمال ہی ہونگے جو جنت یا جہنم کی شکل میں متشکل ہو کر ہمارے سامنے آئیں گے۔

پس جس قسم کی حالت بنا کر انسان دنیا سے لے جائیگا اسی حالت کے موافق وہاں پر اس سے برتاؤ ہوگا اگر اعمال خیر ہوئے تو جنت میں رہیگا اعمال بد لے جائیگا تو جہنم میں داخل ہوگا یہانتک کہ اگر کسی کے پاس اعمال خیر بھی ہوئے اور اعمال بد بھی تو وہ اپنے برے اعمال کی سزا بھگت کر پھر جنت میں چلا جائیگا اور یہ چند روزہ آگ اور تھوڑی سی سزا ان کے لئے بمنزلہ ماں کے ہوگی (فَاُمُّہٗ ھَاوِیَۃٌ) جب وہ پاک ہو جائیں گے تو پھر ابدی جنت میں داخل کر دیئے جائیں گے اور دوزخ میں صرف وہی منکر سرکش اور باغی رہ جائیں گے جو پکے مشرک تھے اور عمر بھر مشرک ہی رہے وہ اسی لائق ہیں کہ اپنی حالت فاسدہ اور ظلمانی ملت کیوجہ سے دائم الحبس کی سزا کے مستحق قرار پائیں اور ہمیشہ حرمان کی آگ میں جلتے رہیں۔

CC-0. INTACH Kashmir. Digitized by eGangotri Trust

کہا جاتا ہے کہ محدود دنیا کے محدود اعمال کی سزا قیامت کے دن غیر محدود کیوں ملیگی یعنی اعمال تو دنیا میں بیس چالیس اور زیادہ سے زیادہ سو سال تک کئے جاتے ہیں تو اس کے بدلے میں ہمیشہ کا جہنم یا سدا کی جنت کیوں نصیب ہوگی خدا تعالے کے انصاف سے یہ بالکل بعید ہے کہ محدود اعمال کے بدلے ابدی دکھ یا سکھ میں ڈالے۔

سو اس کے جواب میں یہ گذارش ہے کہ محدود اعمال کے بدلے غیر محدود جزائے نیک یعنی ابدی بہشت مل جانا تو کسی طرح بھی ظلم نہیں ہو سکتا بلکہ تھوڑے سے اعمال کے بدلہ میں ابدی جنت ملنا خدا تعالیٰ کا ایک فضل عظیم اور رحمت عمیم ہے کہ اس نے ہمارے تھوڑے سے اعمال کے بدلے غیر ممنون جزا عطا فرمائی اگر کوئی حاکم ایک آدھ خدمت پر ہی راضی ہو کر ہمیشہ کیلئے نواختہ اور سرفراز کرے تو اس حاکم کو کوئی غیر منصف اور ظالم نہیں کہہ سکتا ایسے ہی ہر ایک مومن گنہگار کو جس نے محدود دنیا میں محدود اعمال کئے ہیں ابدی جہنم نہیں ہوگا بلکہ اعمال کے موافق سزا پاکر یہ بھی اصلی ایمان کی برکت سے خدا تعالیٰ کے ابدی فضل میں داخل ہو جائیگا پس جزا اسکی کا ابدی ہونا تو کسیطرح محل اعتراض نہیں ہو سکتا بلکہ اسے خدا کا فضل و فیض خاص سمجھنا چاہئے جو مومنوں کے حال پر ہوگا۔

رہا کفار اشرار کی ابدی سزا پر اعتراض سو اس کا جواب یہ ہے کہ خدا تعالے نے ان پر بھی کوئی ظلم نہیں کیا چونکہ وہ خدا کی سلطنت اور اس کے دین و آئین سے منکر و منحرف تھے اور شرارتوں سرکشیوں و مخالفتوں میں بڑھ رہے تھے اس لئے جس قسم کی حالت دنیا سے لیگئے اسی حالت کے موافق وہاں ان سے سلوک ہوگا بغاوت سرکشی اور طغیان کی سزا کسی حاکم کے ہاں بجز ابدی ہلاکت اور دائمی جیل کے نہیں ہے سو چونکہ خدا تعالیٰ غیر محدود ذات اور احکم الحاکمین ہے اس لئے اسکی سزا بھی ہمیشہ کی قید (یعنی ابدی جہنم) ہوگی اور حقیقت یہ ہے کہ خدا تعالیٰ کیطرف سے ان کو کوئی سزا نہیں ملی وہ تو انکی اپنی ہی دائمی شرارتیں ہمیشہ کی بغاوتیں اور سرکشیاں ابدی جہنم کی صورت میں متمثل ہوگئی ہیں اور جیسی حالت وہ خود دنیا سے لیگئے ہیں اسی حالت میں ہمیشہ کیلئے انہیں قید کر دیا گیا ہے وَمَا ظَلَمْنَاهُمْ وَلٰكِنْ كَانُوا أَنْفُسَهُمْ يَظْلِمُونَ (ہم نے ان پر کوئی ظلم نہیں کیا انہوں نے خود اپنی جان پر ظلم کئے ہیں)

دوسرا جواب خیال ہے کہ دنیا کے اعمال بھی محدود نہیں ہیں بلکہ غیر محدود اعمال کے حکم میں ہیں ایک انسان جو خدا تعالیٰ پر ایمان لاتا اسکی سچی اطاعت کرتا اور اسکے حکموں کو سچے دل سے بجا لاتا ہے یقیناً اسکی منشا یہی ہوتی ہے کہ اگر اللہ تعالیٰ اسے ہمیشہ کیلئے اس دنیا میں رہنے دے تو وہ ہمیشہ ہی لاانتہا وفاداری اور صدق سے خدا تعالیٰ کے احکام پر عمل کرتا رہیگا پس اگر اللہ تعالے نے اس بندہ کو دنیا سے اٹھا لیا تو اس کا کیا قصور ہے اس نے تو اپنے دائمی صدق اور وفاداری کا ثبوت دیدیا ہے اب اس دائمی صدق اور ابدی

CC-0. INTACH Kashmir. Digitized by eGangotri Trust

وفاداری کی جزا یہی ہے کہ خدا تعالیٰ اسکو ابدی سکھ میں ڈالے اور دائمی جنت و راحت نصیب کرے۔

اسیطرح خدا کا وہ منکر ابدی بے وفائی اور دائمی حرمان سے خدا تعالیٰ کے ساتھ سلوک کرتا ہے وہ اس سے اس دنیا میں محجوب رہتا اور کبھی ایمان و نیک اعمالیوں کے پاس پھٹکنا نہیں چاہتا۔ کفر شرارت عند اور طغیان میں بڑھتا چلا جاتا ہے اور خدا تعالیٰ سے نہایت دور اور مہجور ہو جاتا ہے حتیٰ کہ اسی حالت میں مرجاتا ہے پس کچھ شبہ نہیں کہ اگر اس فطرت کا آدمی ہمیشہ کیلئے زندہ رہے تو کبھی بھی خدا تعالیٰ کی رضا کی راہ پر نہ آئیگا اس نے تو اپنی دائمی شرارتوں سے دائمی بیوفائی کا ثبوت دیدیا ہے اور اسی لئے ضرور ہے کہ اسے ہمیشہ کیلئے حرمان کی آگ میں پھینکا جائے۔

الغرض دنیا کی نیک اعمالی اور بد اعمالی کفر اور ایمان دوام کے حکم میں ٹھیر کر ابدی جزا یا سزا کا مستحق بناتا ہے اور جس قسم کی فطرت اور طبیعت کی حالت انسان اس دنیا سے لیجاتا ہے اسی حالت کے موافق اس کے ساتھ سلوک کیا جاتا ہے جسکے دل میں ذرا بھی معرفت الٰہی کا نقش نہیں ہوتا وہ کبھی خدا کی رضا اور خوشنودی کے سایہ کے نیچے آ نہیں سکتا یہ ایسی بدیہی صداقت ہے کہ سوائے احمق اور نادان کے کوئی اسمیں تامل نہیں کرسکتا بھلا خدا کے نافرمان باغی اور شریر آدمی کو بہشت سے کیا تعلق اور خدا کے فرمانبردار مطیع اور متقی آدمی کو دوزخ سے کیا سروکار یہ ایسی صاف اور صریح صداقت ہے کہ اسے اب زیادہ بیان کرنے کی ضرورت نہیں مختصر یہ کہ مرنے کے بعد شریر اپنی شرارت میں بے انتہا ترقی کریگا اور سعید اپنی بے انتہا سعادت میں اور یہ سب کچھ اپنے ہی اعمال دنیاوی کا انعکاس اور ثمرہ ہوگا۔

الزامی جواب آریہ لوگ ابدی نجات سے قطعاً منکر ہیں اور وہ مسلمانوں کے اس عقیدہ پر ہنستے اور بہت طعن کرتے ہیں حالانکہ اگر وہ غور کریں تو خود بخود سمجھ جائیں کہ خدا تعالیٰ نے جب روح انسانی میں ابدی نجات اور سکھ کی اضطراری پیاس لگادی ہوئی ہے تو پھر کسطرح ہوسکتا ہے کہ خدا روح کو ایک فطری تقاضا لگا کر اسے اس تقاضا کے موافق وہ نعمت جسکی وہ طالب ہے نہ دے حالانکہ ہم دیکھتے ہیں کہ تمام فطری تقاضے پورے ہو رہے ہیں۔

جب خدا کی بہشت میں وہی لوگ داخل ہونگے جو اس کے سچے مطیع اور اسکی سچی محبت رکھنے والے ہیں تو کسطرح ممکن ہے کہ خدا تعالیٰ اپنے ایک سچے عاشق اور سچے محب کو کبھی اپنے دار الوصال سے نکال بھی دے سچے عاشق کی سچی محبت، تو محبوب کے قرب و وصال میں ابدالآباد کیلئے بڑھتی جانی چاہئی تھی یا گھٹ کر اس بہشت سے کبھی نکالے جانے کا باعث ہونی چاہئے تھی مکتی کو محدود قرار دینا عجیب فلاسفی ہے جو سمجھ میں نہیں آسکتی وہ خدا بھی عجیب خدا ہے کہ اپنے چاہنے والے بھگتوں کو جو عمر بھر محض قرب الٰہی حاصل کرنے کیلئے مصیبتیں جھیلتے رہے اپنے قرب خانہ خاص سے نکال دے اور پھر اسفل السافلین دنیا میں گرادے کہ وہ ہمیشہ کیلئے کتے بندر اور سور بنتے چلے جائیں اور کبھی اس

CC-0. INTACH Kashmir. Digitized by eGangotri Trust

تناسخ کے چکر سے نجات نہ پائیں' بھائی! خدا تو ایسا ظالم نہیں ہے کہ ایک شخص کے اندر معرفت اور محبت کا نور ہوتے ہوئے پھر اسے ظلمت خانہ دنیا میں پھینک دے اور اپنے سچے عاشق کی سچی محبت کی کچھ بھی قدر نہ کرے ایسا کرنے والا خدا جو آریوں کا خدا ہی ہو سکتا ہے (سخت نفرت اور دوری کے قابل اور پرلے درجے کا ظالم اظلم ہے جو کچھ بھی انصاف نہیں کرتا۔

باقی آئندہ

پیارے نبیؐ کے پیارے کلمات

آدابِ مجلس

(۱) رستوں میں بیٹھنے سے پرہیز کرو۔ (ابوداؤد)

(۲) اگر تمہیں وہاں بیٹھنا ہی ہے تو رستے کے حق ادا کرو۔ (ابوداؤد)

(۳) رستوں میں بیٹھو تو نظریں نیچی رکھو۔ کسی کو ایذا نہ پہنچاؤ۔ سلام کا جواب دو۔ نیک کام کا حکم دو۔ بُرے کاموں سے منع کرو۔ مصیبت زدہ کی فریاد رسی کرو۔ اور بھولے ہوئے کو راستہ بتاؤ۔ (ابوداؤد)

(۴) جب تین شخص بیٹھے ہوں تو تیسرے کو چھوڑ کر دو سرگوشی نہ کریں کہ اس سے وہ آزردہ ہو جائیگا (ابوداؤد)

(۵) جو شخص اس بات سے خوش ہو کہ لوگ اُس کے لئے (تعظیماً) کھڑے کئے جائیں وہ سمجھ لے کہ اُس کا ٹھکانا آگ ہے (ترمذی)

(۶) تم سے کوئی کسی کو اس کی جگہ سے اس لئے نہ اٹھائے کہ پھر آپ اس کی جگہ بیٹھ جائے۔

(۷) کھل کر بیٹھو۔ اور جگہ کشادہ کرو۔ کہ خدا تعالےٰ تمہارے لئے کشادگی کریگا۔ (نسائی)

(۸) جب کوئی آدمی کسی حاجت کے واسطے (مجلس سے) اُٹھے تو جب پھر آئے اپنی جگہ پر اس کا حق زیادہ ہے (ترمذی)

(۹) کسی آدمی کے واسطے روا نہیں کہ دو آدمیوں کے درمیان اُنکی اجازت کے بغیر بیٹھ جائے (ترمذی)

(۱۰) بہتر مجلسیں وہ ہیں۔ جو کشادہ اور فراخ ہوں (ابوداؤد)

وَتِلْكَ عَشَرَةٌ كَامِلَةٌ

CC-0. INTACH Kashmir. Digitized by eGangotri Trust

حقائق و معارف

کیوں جی اگر خدانخواستہ تمہارے اعضاء کے اندر کچھ ایسی کشاکش پیدا ہو جائے کہ ہر ایک عضو ایک دوسرے کا دشمن بن جائے اور ایک دوسرے کی امداد بالکل چھوڑ دے تو تمہارا کیا حال ہو۔

فرض کرو کہ تمہارے ہاتھ لب و دندان تک نہ پہنچ سکیں اور تمہیں معدہ پری سے محروم کردیں۔ یا تمہارے دانت غذا کے پیسنے میں مدد نہ دیں اور تمہارے معدہ کو دانتوں کا کام انجام دینا پڑے تو کیسی مصیبت ہو جائے یا تمہاری ٹانگیں تمہارے جسم سے ناراض ہو کر تمہارے جسم کا بار اُٹھانے سے انکار کردیں تو ایسی حالت میں تم بتا سکتے ہو کہ کیا ہوگا اس وقت تم میں اور ایک مٹی کے ڈھیر میں کوئی فرق باقی نہیں رہے گا۔

کیا تم نے بنی نوع اعضائے یکدیگر اند کا جملہ پڑھا ہے اور اگر پڑھا ہے تو کیا تم نے کبھی اس کے سمجھنے کی کوشش بھی کی ہے تمام انسان مل جلکر مخلوق کہلاتے ہیں اور انکی زندگی کا دار و مدار امداد باہمی پر ہے اگر ہم ایک دوسرے کی امداد نہ کرینگے تو ہماری جماعت کا وہی حشر ہوگا جو ایک ایسے شخص کی زندگی کا حشر ہو سکتا ہے جس کے اعضا میں کشاکش پیدا ہو جائے قوموں کی حالت بالکل ایک انسان کے اعضاء کی سی ہے۔ جب تم کسی قوم کی تباہی کا افسانہ پڑھو تو سمجھ لو کہ جب انسان کے اعضا کی مخالفت اسے پیوند خاک بنا سکتی ہے تو افراد کی آپس کی مخالفت بھی قوموں کو تباہ کر سکتی ہے۔

(۲)

تمہاری میز پر دو کتابیں رکھی ہوئی ہیں انہیں سے ایک کتاب میں آیات قرآنی ہیں اور دوسری کتاب میں ترغیبات شیطانی ہیں دونوں کتابیں صورت شکل میں یکساں ہیں لکھائی چھپائی دونوں کی نہایت اعلےٰ ہے اور بظاہر دونوں نہایت خوشنما اور نظر فریب معلوم ہوتی ہیں۔

تم ان دونوں کتابوں کو اُٹھاتے ہو ایک کتاب کے اوراق پر جب تم نگاہ ڈالتے ہو تو اسے نفرت و حقارت سے ایک طرف ڈال دیتے ہو۔ اور دوسری کتاب جس میں آیات قرآنی موجود ہیں اسے نہایت احتیاط سے کسی محفوظ جگہ رکھ دیتے ہیں۔ ان دونوں کتابوں کی صورت یکساں ہے۔ لاگت برابر ہے لیکن ایک کو دنیا ذلیل سمجھتی ہے اور دوسری کتاب کو قابل احترام اور باعث برکت خیال کرتی ہے حالانکہ دونوں بظاہر یکساں معلوم ہوتی ہیں۔

انسان کی کیفیت بھی بالکل یہی ہے دو انسان بظاہر یکساں معلوم ہوتے ہیں لیکن ایک کا قلب شیطانی ولولوں سے رنگا رہتا ہے اور دوسرے کے قلب میں انوار الٰہی کی تجلیاں ہوتی ہیں۔ بظاہر دونوں انسان یکساں معلوم ہوتے ہیں اور انسان کہلاتے ہیں لیکن ایک کو دنیا احترام کی نگاہوں سے دیکھتی ہے اور دوسروں کو ذلت کی نگاہوں سے دیکھا جاتا ہے۔

CC-0. INTACH Kashmir. Digitized by eGangotri Trust

پردہ کی فلاسفی

(گذشتہ سے پیوستہ)

جمیل - بہت اچھا سب سے پہلے تعلیم ہی کو لیجئے کہ پردہ کی موجودگی میں عورتوں کا تعلیم حاصل کرنا نہ صرف مشکل بلکہ ناممکن ہو رہا ہے ادھر اسلام تعلیم کا حکم بھی دے رہا ہے کہ طَلَبُ الْعِلْمِ فَرِيضَةٌ عَلَىٰ كُلِّ مُسْلِمٍ وَمُسْلِمَةٍ (تحصیل علم ہر مرد و عورت کیلئے ضروری ہے) مگر دوسری طرف پردے کی قید لگا کر موانع بھی ڈال رکھے ہیں اب اگر تعلیم پاتی ہیں تو پردہ ندارد پردہ کریں تو علم سے بے بہرہ ۔

غرض دو گونہ عذاب است جان مجنوں را بلائے صحبت لیلیٰ و فرقت لیلیٰ

زکریا - شکر ہے کہ آپ نے مخالفین اسلام کی طرح کہیں یہ تو نہیں کہہ دیا کہ اسلام سرے سے ہی تعلیم نسواں کا مخالف ہے کیونکہ اکثر نا فہم پردے کے حکم کو مانع تعلیم ہی قرار دیا کرتے ہیں اور کہتے ہیں کہ اسلام عورتوں کی تعلیم کا مخالف ہے مگر غنیمت ہے کہ آپ اس تنگ نظری سے بہت بالاتر واقع ہوئے ہیں اور آپکو اصلیت و حقیقت کا سمجھا دینا بہت آسان ہے ۔

راہ پر اُن کو لگا لاتے تو ہیں باتوں میں اور کھل جائیں گے دو چار ملاقاتوں میں

اچھا بھائی جمیل! آپکے نزدیک گویا پردہ اور تعلیم ایک دوسرے کی ضد اور نقیض ہیں یعنی جہاں پردہ ہو وہاں تعلیم ناممکن ہے اور جہاں تعلیم ہو وہاں پردہ دشوار تو لیجئے میں سب سے پہلے تاریخی حیثیت میں آپ کو یہ بتلائے دیتا ہوں کہ تاریخ آپکے اس نظریہ کو غلط ٹھہراتی ہے اور واقعات اسکی تکذیب کرتے ہیں بلکہ اس کے برعکس ہیں، تاریخ کی روشنی میں آپ پر یہ ہویدا کر دونگا کہ اسلام کے ان ہر دو حکموں کے ماتحت علمی میدان میں مسلمان عورتوں نے جو ترقی کی دیگر ادیان کی عورتیں اس کے عشر عشیر کو بھی نہ پا سکیں

شوکت - ضرور ضرور مولانا اس چیز کو ذرا وضاحت سے بیان کیجئیگا تاکہ بھائی جمیل کو جو ہر معاملہ میں تاریخ کی سند کو بمنزلہ وحی قرار دیا کرتے ہیں انکار کی کوئی گنجائش نہ رہے ۔

زکریا - ہاں میرا دعویٰ ہے کہ میں تاریخی حیثیت سے یہ ثابت کر دوں کہ آجتک علمی میدان میں مسلمان عورتوں نے پردہ کی پابندی اور تقید کے باوجود جو فروغ اور ترقی حاصل کی ہے اور تاریخ عالم میں جسقدر مسلمان عالمہ اور فاضلہ عورتیں مل سکتی ہیں کسی دوسری قوم میں ان کا عشر عشیر بھی نہیں مل سکتی ۔

پردہ کے خلاف تو آج یورپ کی دیکھا دیکھی خیال پیدا ہوا ہے ورنہ کون نہیں جانتا کہ تیرھویں صدی تک مسلمان عورتیں پردہ کی پابند چلی آتی تھیں خصوصاً خیر القرون اور صحابہ کرام کے زمانہ میں شرعی پردہ کی نہایت پابندی تھی یہانتک کہ صحابیات خود آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے بھی پردہ کیا کرتی تھیں اور آپ خود ان کو پردہ کی تلقین فرمایا کرتے تھے مگر بایں ہمہ وہ تعلیم سے بے بہرہ نہ تھیں ان میں سینکڑوں ہزاروں عالمہ اور فاضلہ تھیں درس و تدریس کا کام کرتی تھیں، شاعرہ تھیں۔ محدثہ

CC-0. INTACH Kashmir. Digitized by eGangotri Trust

تھیں اور بعض تو اپنی ذہانت اور فقاہت میں مردوں سے بھی بڑھی ہوئی تھیں۔

کیا آج کوئی حضرت عائشہ صدیقہ کی علمیت سے انکار کرسکتا ہے یا نعوذ باللہ یہ کہہ سکتا ہے کہ وہ پردہ کی پابند نہ تھیں انکی علمیت اور فضیلت کا اندازہ اسی سے لگا لیجئے کہ بیشمار صحابی اور تابعی فن حدیث میں ان کے شاگرد ہیں اور کتب احادیث میں دو ہزار دو سو دس حدیثیں ان سے مروی ہیں اور اتنی حدیثیں کسی بڑے سے بڑے صحابی سے بھی روایت نہیں ہوسکیں آپ علم ادب علم طب علم فقہ میں بھی وہ مہارت تامہ رکھتی تھیں کہ بڑے بڑے جلیل القدر صحابی بھی آپ سے استفادہ حاصل کرنا اپنا فخر سمجھتے تھے حضرت عروہؓ کا قول ہے کہ میں نے علم فقہ۔ طب اور شعر میں حضرت عائشہؓ سے زیادہ عالم کوئی نہیں دیکھا۔ علم فرائض جس کا تعلق زیادہ تر حساب سے ہے اور جسے بہت کم لوگ جانتے ہیں طبقات ابن سعد میں ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہؓ اس فن میں بھی ماہر تھیں۔ جب صحابہ میں سے کسی سے کوئی مسئلہ حل نہ ہوتا تو وہ عائشہ صدیقہؓ سے پوچھا کرتے۔

آپ علم کلام میں بھی خاص مہارت رکھتی تھیں اور اس قدر فصیح البیان تھیں کہ بڑے بڑے فصحاء اور بلغاء دنگ رہ جاتے تھے۔

چنانچہ آپ نے اپنی اس خداداد قابلیت و ذہانت سے تبلیغ و اشاعت اسلام میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو وہ مدد دی جو کوئی نہ دے سکا خصوصاً مستورات کی اصلاح اور ان میں ترویج علم کا جو کام آپ نے کیا ہے دنیا بھر کی کسی عورت سے نہ ہوا اور نہ ہوسکیگا۔

اس کے ساتھ ہی میں آپ کی پابندی پردہ کے متعلق بھی آپکو آگاہ کردوں تاکہ آپ علم اور پردہ کی مطابقت کا صحیح اندازہ لگا سکیں، طبقات ابن سعد میں حضرت اسحاقؓ نابینا سے مروی ہے کہ میں صدیقہؓ کی خدمت میں حاضر ہوا تو آپ مجھ سے چھپنے لگیں میں نے عرض کیا یا ام المومنین آپ مجھ سے کیوں پردہ کرتی ہیں حالانکہ میں آپ کو دیکھ نہیں سکتا تو آپ نے فرمایا کہ اگرچہ تم مجھے نہیں دیکھ سکتے لیکن میں تو تمہیں دیکھ سکتی ہوں۔ اسی طرح عکرمہؓ سے مروی ہے کہ آپ حضرت حسنؓ اور حسینؓ سے بھی پردہ کیا کرتی تھیں چنانچہ حضرت ابن عباسؓ نے کہا کہ اے ام المومنینؓ آپ پر ان سے پردہ ضروری نہیں ہے آپ ان سے پردہ نہ فرمایا کریں۔

حضرت عائشہ صدیقہؓ کے بعد حضرت فاطمۃ الزہرا کا مرتبہ ہے جنہوں نے اپنے باپ (یعنی رسولؐ خدا) کے سایہ عاطفت میں تعلیم و تربیت پائی تھی آپ عرب کے بڑے بڑے قابل مردوں کے برابر علم رکھتی تھیں آپ کے موثر خطبوں کی وہ شہرت تھی کہ دور دور سے عورتیں مسجد نبوی میں آپکا وعظ سننے کیلئے آیا کرتی تھیں چنانچہ کتب سیر میں اب بھی آپ کے خطبات موجود ہیں جنکی فصاحت و بلاغت پر عربی کے عالم عش عش کرتے ہیں۔

حضرت زینبؓ بنت علیؓ بھی عالمہ اور شعلہ تھیں چنانچہ آپ نے اپنے بھائی کی شہادت پر جو دردناک مرثیہ

CC-0. INTACH Kashmir. Digitized by eGangotri Trust

لکھا وہ آپکی علمیت کا ایک زندہ ثبوت ہے۔

چھٹی صدی ہجری میں زینب محدثہ بیت المقدس کی ایک مشہور فاضلہ اور محدثہ عورت گزری ہیں جس نے جعفر ہمدانیؒ ایسے زبردست عالم سے علم حدیث حاصل کیا تھا اور فارغ التحصیل ہوکر مدتوں بیت المقدس شام اور مصر کے علاقہ میں درس دیا اور ہزاروں عورتوں کو اپنے فیضان علم سے مستفید کیا۔

ساتویں صدی ہجری میں خدیجہ بنت شہاب الدین ایک مشہور فاضلہ گذری ہیں جس نے صغر سنی ہی میں اپنے باپ سے وہ تعلیم پائی کہ سن بلوغت تک ایک مشہور محدثہ ہوگئی اور وہ نام پیدا کیا کہ علامہ سیوطیؒ بھی اپنی کتاب "المنجم فی المجسم" میں جنابہ خدیجہ کو اپنے علم و حدیث کی شیخہ اور استاد لکھتے ہیں۔

اُم یحییٰ دوسری صدی ہجری کی ایک بہت بڑی عالمہ اور کاملہ عورت گذری ہے جسے قرآن مجید کے معانی و مطالب پر اس قدر عبور حاصل تھا کہ عبداللہ بن مبارک جیسے مشہور عالم انکی قرآن دانی دیکھکر حیران و ششدر رہ گئے انہوں نے مدت العمر تک قرآنی آیات کے سوا کوئی بات ہی نہ کی اور جب کسی سوال کا جواب دینا ہوتا تو قرآن مجید ہی سے جواب دیتیں۔

اُندلس کے مشہور طبیب ابوبکر بن ابی مروان کی بہن اخت زہر اندلس پردہ نشین ہونے کے باوجود فن طب میں یکتائے روزگار تھی چنانچہ امیر منصور کے محلات کی وہ خاص معالج مانی گئی اور ہزارہا عورتیں اس سے مستفید ہوئیں

امام شافعیؒ کے مشہور اصحاب ابو ابراہیم المزنی کی ہمشیرہ اخت المزنی علم فقہ کی وہ زبردست عالمہ تھی کہ بڑے بڑے لوگ بعض مسائل میں ان کے محتاج تھے اور یہ بھی مشہور ہے کہ امام شافعیؒ کی کتاب زکوٰۃ معدن میں بہت کچھ تغیر و تبدل انہیں کی رائے سے ہوا تھا۔

حضرت رابعہ بصریؒ کے علم و فضل کے متعلق تو کچھ کہنے کی حاجت ہی نہیں کہ اس زمانہ کے بڑے بڑے عالم ان کو تاج الرجال یعنی مردوں کے سر کی تاج کہکر پکارا کرتے تھے اور اسرار معرفت و تصوف میں حضرت سفیان ثوریؒ جیسے باخدا اور برگزیدہ انسان ان کے محتاج نظر آتے تھے۔

فن کتابت میں بھی مسلمان عورتیں سب سے پیش پیش رہی ہیں چنانچہ قسطنطنیہ کے مشہور خوشنویس محمود خطاط کی بیوی اسماء عبرت فن خوشنویسی میں اپنی نظیر آپ ہی تھی اور اس وقت تک اس کی خوشنویسی کے بعض نمونے قسطنطنیہ کے عجائب خانوں میں محفوظ ہیں۔

خاندان امیر تیمور کے بادشاہ محمد سلطان مرزا کی بیٹی ملک شاہ خانم جواہر رقم اپنے زمانہ کی مشہور خوشنویس عورت گذری ہے جس نے شاہ بلخ کے دربار میں اپنے ہاتھ سے لکھا ہوا ایک طلائی قرآن مجید پیش کیا جسے سا دلبور بادشاہ دیکھکر دنگ رہ گیا اور اسے شاہی محکمہ علمی سے جواہر رقم کا خطاب ملا۔

CC-0. INTACH Kashmir. Digitized by eGangotri Trust

صفیہ بنت عبداللہ رازی بھی علم وفضل کے علاوہ اپنے زمانہ کے خطاط اور خوشنویسوں میں بڑا اعلیٰ پایہ رکھتی تھی عبدالرحمن شاہ اندلس کے زمانہ میں اس کے قلمی کتبے اس قدر مقبول ہوئے کہ دربار خاص کی دیوار وں کو اُن سے مزین کرنا فخر سمجھا جاتا اور ہزارہا خوشنویس انکو سامنے رکھکر ان سے لکھنا سیکھتے اور اس پر ناز کرتے تھے

جمیل ۔ واہ مولنا آپ تو بہت دور چلے گئے معلوم ہوتا ہے آپکے تاریخی معلومات بہت وسیع ہیں مجھے یہ سب کچھ تسلیم ہے مگر کوئی تازہ نظائر پیش کیجئے یہ بہت پرانی باتیں ہیں۔

زکریا ۔ حضرت یہ واقعات اور حقائق ہیں جو پیش کئے جارہے ہیں ان میں نئے اور پرانے کا سوال ہی کیا ہے آپکا اعتراض تو یہ تھا کہ پردہ داری میں عورتیں علم حاصل نہیں کرسکتیں اور میں نے بتادیا کہ جب پہلے زمانوں میں اتنی عورتیں پردہ دار ہونے کے باوجود تحصیل علم میں کئی مردوں پر بھی گوئے سبقت لے جاچکی ہیں تو کیا وجہ ہے کہ اب پردہ میں رہ کر عورتیں علم حاصل نہ کرسکیں

شوکت ۔ ٹھیک ٹھیک مولنا آپنے بجا فرمایا اب انہیں زمانہ قریب کے چند نظائر بھی سنا دیجئے تاکہ اس معاملہ میں ان کی تسکین ہوجائے۔

زکریا ۔ بھائی بات یہ ہے کہ مسٹر جمیل یا ہمچو قسم دیگر معترضین جو یہ اعتراض کیا کرتے ہیں خود کبھی غور نہیں فرماتے ورنہ وہ خود بخود سمجھ جاتے کہ اسلام ایسا کچا مذہب تو ہے نہیں جو پردہ کا حکم بھی دے اور تحصیل علم کی تاکید بھی کرے اور حقیقت یہ ہو کہ پردہ مانع تعلیم ہو' اگر وہ خود ہی سوچتے یا کم از کم شرعی پردہ کی حقیقت سے آگاہ ہوتے تو ہرگز یہ اعتراض نہ کرتے خصوصاً جبکہ واقعات ان کے خلاف ہیں۔ اور تاریخ اسلام انکو جھٹلاتی ہے

جمیل ۔ مولنا اگرچہ میرے معلومات تو اسقدر وسیع نہیں تاہم کبھی کبھی مجھے یہ بات کھٹکا کرتی تھی کہ پہلے زمانوں کی مسلمان عورتیں کسطرح پردہ داری کے باوجود علم حاصل کرلیتی تھیں' خیر اسوقت تو علم وفضل کا عام رواج ہوگا اسلئے ممکن ہے کہ انہیں تحصیل علم میں وہ دشواریاں پیش نہ آتی ہوں جو اب آرہی ہیں اور جن میں سے بعض کی موجودگی میں پردہ رکھنا نہایت ہی مشکل ہے۔

زکریا ۔ حضرت آپکی ان دشواریوں کو بھی میں ابھی اُڑا دوں گا مگر پہلے یہ سُن لیجئے کہ میں نے جسقدر واقعات آپکے سامنے پیش کئے ہیں یہ اس زمانے کے ہیں جبکہ علم کا رواج بہت ہی کم تھا نہ اس زمانہ میں اتنے سکول تھے نہ کالج تھے نہ یونیورسٹیاں تھیں نہ کتابیں تھیں نہ چھاپے خانے' نہ ایک جگہ سے دوسری جگہ جانے کیلئے اسقدر آسانیاں مہیا ہوسکتی تھیں جو اب ہیں پھر ایسی صورت میں ان کا علم سے بہرہ ور ہونا' اور چند ایک کا نہیں بلکہ سینکڑوں اور ہزاروں کا صاحب کمال ہونا اسلامی اصولوں کی صداقت کا ثبوت نہیں تو اور کیا ہے؟ آجکل تو تحصیل علم کے لئے آپکو بہت کچھ آسانیاں مہیا ہوچکی ہیں اور آپ اپنی عورتوں کو آسانی تعلیم بھی

CC-0. INTACH Kashmir. Digitized by eGangotri Trust

دلوا سکتے ہیں مگر تعلیم تعلیم میں فرق ہے بخدا آج آپ کی بی اے اور ایم اے پاس لڑکیاں وہ کام نہیں کر سکتیں جو خدیجہ گیلانی پھوپھی شیخ عبدالقادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ نے کر دکھایا اور ہزاروں عورتوں کو اپنے فیضان صحبت سے موحد اور باخدا بنا دیا۔

یا بی بی حافظ جمال بنت حضرت خواجہ معین الدین چشتیؒ نے اپنے علم و فضل اور قرآن دانی سے دنیا کو مسحور کیا اور تھوڑی سی توجہ سے ہزاروں مشرک عورتوں کو اپنے اندر جذب کر لیا۔

مولنا اکبر الہ آبادی نے تعلیم نسواں کے متعلق کیا خوب فرمایا ہے۔ ؎

تعلیم یافتہ ہوں اور نیک بخت بھی ہوں ۔۔۔ تم سے رہیں ملائم شیطاں سے سخت بھی ہوں

قرآن ہی کریگا ان بی بیوں کو پیدا ۔۔۔ پاکیزہ تخم جب ہوں عمدہ درخت بھی ہوں

آج جس تعلیم کا رونا آپ رو رہے ہیں حقیقت میں وہ کوئی تعلیم نہیں ہے بلکہ اس سے تو عورتیں اور بھی خراب ہو جاتی ہیں نہ ماں باپ کے آداب ملحوظ ہیں نہ خاوند کے حقوق کا احساس ہوتا ہے نہ امور خانہ داری ہی کی پرواہ رہتی ہے ایک آزادی ہے جو یورپین لیڈیوں کی طرح دماغ میں سما جاتی ہے اکبر مرحوم کیا خوب کہہ گئے ؎

حامدہ چمکی نہ تھی انگلش سے جب بیگانہ تھی ۔۔۔ اب ہے شمع انجمن پہلے چراغ خانہ تھی

شوکت۔ مولنا یہ رباعی بھی غالباً اکبر مرحوم ہی کی ہے واللہ کیا خوب ہے ؎

کون کہتا ہے کہ تعلیم زناں خوب نہیں ۔۔۔ ایک ہی بات فقط کہنا ہے یاں حکمت کو

دو اسے شوہر و اطفال کی خاطر تعلیم ۔۔۔ قوم کے واسطے تعلیم نہ دو عورت کو

زکریا۔ ہاں ہاں مولنا اکبر الہ آبادی ایک نہایت مخلص اور زندہ دل شاعر تھے ان کے اشعار نہایت ٹھوس پر مغز اور مفید ہوتے ہیں ایک دوسرے موقعہ پر فرماتے ہیں۔ ؎

تعلیم لڑکیوں کی ضروری تو ہے مگر ۔۔۔ خاتون خانہ ہوں وہ سبھا کی پری نہ ہوں

(باقی آئندہ)

مجربات طب جدید

یہ طب جدید کی وہ نادر و نایاب کتاب ہے جس میں تین سو حکیموں کے وہ مسدری اور مجرب المجرب نسخے جمع کئے گئے ہیں جو انجمن خادم الحکمت نے بارہ سال متواتر تجربہ کر کے پاس کئے ہیں اور انہیں بے خطا قرار دیا ہے اس میں بڑی خوبی یہ ہے کہ اسکے تمام نسخے سہل الحصول نہایت آسان اور مختصر ہیں اور بلا مبالغہ ایک ایک نسخہ سے ہزار ہزار روپیہ کمایا جا سکتا ہے یہ کتاب طبیبوں کے مطب کو چمکا دینے والی اور عوام کو طبیبوں کے پنجہ سے چھڑا دینے والی ثابت ہوئی ہے کیونکہ اس میں ہر مرض کے نسخے درج ہیں اور تمام طبی اخبار اس پر مبسوط ریویو لکھ کر اسے پسند فرما چکے ہیں کتاب ہاتھوں ہاتھ جا رہی ہے آپ بھی کم از کم ایک نسخہ ضرور منگوالیں قیمت صرف عہ

ملنے کا پتہ :- مینیجر مسلمان کمپنی لاہور

CC-0. INTACH Kashmir. Digitized by eGangotri Trust

ظن المومنین

از جناب مولانا محمد عبدالغفار الخیری صاحب دہلوی

جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے کہ "انسان کے دل میں ایک گوشت کا لوتھڑا ہے جس کو دل کہتے ہیں اگر یہ ٹھیک ہے تو انسان سارا کا سارا ٹھیک ہے اگر یہ بگڑ گیا تو سب بگڑ گیا" حقیقتاً دل پر ہی جسمانی اور روحانی صحت کا دار و مدار ہے یا یوں سمجھو کہ انسان کی زندگی کا دار و مدار دل پر ہے خواہ جسمانی ہو یا روحانی۔

قلب ایک آئینہ ہے اگر یہ صاف ہے تو اصلی صورت اس میں نظر آئیگی ورنہ نہیں۔ اسی سے تعلق ظن کا ہے۔ اگر انسان خود صاف اور پاک ہے اور اس کا دل اعلیٰ اور نیک خیالات کا منبع ہے تو اس میں سوء ظنی کی جگہ نہیں اگر اس کے خلاف ہے تو پھر حسن ظنی مفقود ہے۔ معلوم ہوا کہ انسان کی اپنی حالت اس کے اظہار ظن سے معلوم ہو سکتی ہے کہ وہ نیک ہے یا بد کیونکہ انسان خود جیسا ہوتا ہے ویسے ہی اُس کے خیالات ہوتے ہیں اور خیالات پر مدار ظن ہے۔

مولنا رومی نے اپنی مشہور مثنوی میں ایک طوطے کی حکایت لکھی ہے جو ہدیہ ناظرین ہے۔

"ایک عطار کے پاس ایک طوطا تھا جو کھلا دکان میں پھرتا تھا۔ لوگوں سے باتیں کرتا چیزوں کے دام بتاتا اسکی اس قوت گویائی سے ہر ایک مسحور ہو جاتا ۔ اور دکان پر ہر وقت ایک بھیڑ لگی رہتی اور لوگ اس طوطے کی باتیں سننے دکان پر آتے اور اسی سے سودا خریدتے۔ طوطے کی بدولت اسکی شہرت عام ہو گئی اور دکان خوب چل نکلی۔

ایک دن عطار کسی کام کو گھر گیا طوطا دکان پر تھا۔ اسکو اکیلا اور بے پناہ پاکر ایک بلی اس پر جھپٹی وہ بھاگا۔ اسکے بھاگنے سے زیتون کے تیل کی بوتل عطار کے بیٹھنے کی جگہ گر کر ٹوٹ گئی اور ساری گدی چک بہ چک ہو گئی مگر طوطا ایک بانس پر جا بیٹھا اور اسکی جان بچ گئی۔ اتنے میں عطار واپس آیا گدی کو تربتر اور بوتل کو ٹوٹا ہوا دیکھکر اور اس نقصان سے متاثر ہو کر یہ گمان کیا کہ سب اسی طوطے کا قصور ہے۔ لہذا طوطے کو پکڑ کر غصے سے زمین پر پٹک دیا جسکی وجہ سے طوطے کے سر کے بال اُڑ گئے اور اُس نے بولنا چھوڑ دیا۔ اس کے ساکت ہو جانے سے لوگوں کی دلچسپی جاتی رہی اور دکان کی بکری بھی بہت ہی کم ہو گئی۔ عطار نے اپنی سوء ظنی سے اتنا بڑا نقصان کر لیا جسکی تلافی محال ہو گئی اور وہ بہت ہی پشیمان ہوا مگر کر کیا سکتا تھا۔

کچھ عرصہ بعد قضارا ایک قلندر سر داڑھی مونچھ وغیرہ کا صفایا کئے ہوئے دکان پر آیا اسکی اس حالت کو دیکھکر عرصہ دراز کی خاموشی کے بعد ایک دم طوطا بول اُٹھا۔ ع۔ شیشہائے زیت شاید ریختی۔

CC-0. INTACH Kashmir. Digitized by eGangotri Trust

یعنی یہ جو تیرے سر وغیرہ پر بال نہیں ہیں ایسا معلوم ہوتا ہے کہ شائد تو نے اپنے مالک کی زیتون کے تیل کی بوتلیں توڑ دی ہیں جسکی پاداش میں تو اتنا پڑا ہے کہ گنجا ہو گیا ہے"

سچ ہے اَلْمَرْءُ یَقِیْسُ عَلٰی نَفْسِہٖ ۔ انسان اپنے ہی جیسا دوسروں کو سمجھتا ہے۔ چونکہ مومن کا دل پاک اور صاف ہوتا ہے لہذا ارشاد ہوا کہ ظَنُّ الْمُؤْمِنِیْنَ خَیْرٌ ایمان والے نیک ہی گمان کیا کرتے ہیں۔ اللہ تعالے نے بھی بہت گمان کرنے سے منع فرمایا ہے اور بتا دیا ہے کہ بعض گمان ایسے ہیں جو گناہ بن جاتے ہیں تم بچتے ہی رہو۔

آج مسلمانوں کی تباہی و بربادی کے اسباب میں سوءظنی بھی نمایاں شان رکھتی ہے بہت کم ایسے نکلیں گے جو اس سے پاک ہوں اور ان کے دل نور ایمانی سے منور ہوں جب تباہی آتی ہے تو چاروں طرف سے آتی ہے اور اسکی آمد کی پہلی نشانی میرے خیال میں یہی سوءظنی ہے۔ کیونکہ جب قلب انسانی دنیا اور اسکی لذات کا دلدادہ ہو جاتا ہے تو وہ اللہ تعالے کے قابل نہیں رہتا جب مکان مکین سے خالی ہوتا ہے تو اس میں چمگادڑیں اور الو ہی بسا کرتے ہیں کوڑے کا ڈھیر ہوتا ہے آج یہی کیفیت ہمارے قلوب کی ہے کہ میاں بیوی میں بدظنی باپ بیٹے اور بھائی بھائی میں سوءظنی موجود ہے۔ اس کی پاداش میں ہمارے دل اسقدر زنگ لگ گئے ہیں کہ اب ان پر اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی نصیحت بھی کارگر نہیں ہوتی اِلّا ماشاء اللہ

اس کی وجہ بھی سوءظنی ہے۔ کیونکہ جب واعظ کے وعظ اور مقرر کی تقریر اور ناصح کی نصیحت سے پہلے ہی اسکی ذات پر سوءظنی موجود ہو تو کسطرح اثر ہو سکتا ہے

افسوس اب وہ لوگ نہیں رہے جو کلام کو دیکھا کرتے تھے اس کو سنتے اور عمل کرتے تھے اپنی حالت پر غور کرتے تھے۔ اپنے عیوب پر نظر ڈالتے تھے اور اپنی اصلاح میں کوشاں تھے آج دوسروں کی عیب گیری ہے اور انکی برائیوں پر نظر ہے جسکی وجہ سے اپنی پستی۔ تنزل اور ادبار کے اسباب نظر سے اوجھل ہو گئے ہیں۔

کیا وہ قوم ترقی کر سکتی اور زندہ رہ سکتی ہے جس کے افراد ایک دوسرے کی برائی میں مصروف ہوں اور اپنی حالت پر بھولکر بھی نظر نہ ڈالیں جسکو دیکھئے یہی کہتا نظر آئیگا کہ اب مسلمانوں کی اصلاح بہت مشکل ہے۔ امام مہدی ہی آکر اسکی اصلاح کریں تو کریں۔ مجھکو یہ الفاظ سنکر حیرت ہوتی ہے کہ جو شخص مسلمانوں کی اصلاح سے اس قدر مایوس ہے وہ کیا خود کو اصلاح یاب سمجھتا ہے یا مسلمانوں سے الگ تصور کرتا ہے گویا کہ وہ خود مسلمانوں سے علیحدہ ہستی ہے اگر یہ سوءظنی نہیں تو کیا ہے اگر حقیقت میں اسے قوم کی اس حالت کا احساس ہے تو پھر وہ اصلاح کی کوشش کیوں نہیں کرتا وہ خود اپنی اصلاح کرے اپنی اولاد کی اصلاح کرے اپنے خاندان کی اصلاح کرے یا جہاںتک اس کا دائرہ اثر ہے وہاں تک اصلاح کرے یا اس کے احساس کی یہ حد ہے کہ وہ خود اور اس کی اولاد و خاندان وغیرہ تو اصلاح یاب ہیں اور اس کے علاوہ سب خراب ہو گئے۔

ظن المومنین خیر کے عامل اپنی برائیاں دیکھتے ہیں اور دوسروں کی نیکیاں۔ اسکی وجہ سے انکی اصلاح ہو جاتی ہے

کاش مسلمان ظن المومنین کو سمجھیں اور اس پر غور و فکر کریں

اور مومنین گروہ کے ہر فرد کی اصلاح ممکن ہے لہذا سب کی اصلاح ہوتی ہے اور قوم سدھر جاتی ہے۔

CC-0. INTACH Kashmir. Digitized by eGangotri Trust

مسلمان اور صنعت و حرفت

گذشتہ سے پیوستہ

اگرچہ صنعت و حرفت کے وسیع و مختلف النوع میدان میں مسلمانوں نے اپنے دل و دماغ کے جوہر دکھلانے میں کچھ کمی نہیں کی مگر جتنی نمایاں صنعت اور مستقل اثر انہوں نے عمارات کی صورت میں چھوڑا اور کسی چیز میں نظر نہیں آتا ان عمارتوں کی سب سے بڑی خصوصیت ان کی مضبوطی ہے کہ صدیاں گذر چکنے کے بعد بھی ان پر کچھ زیادہ اثر نہیں پڑا۔ انہوں نے انجنیئری میں وہ کمالات دکھلائے کہ دنیا کی کوئی قوم مقابلہ نہیں کر سکتی۔

مسلمانوں نے ایک سو سال میں ایران۔ یونان۔ روم۔ افریقہ۔ ہندوستان۔ اسپین وغیرہ پر قبضہ کر لیا اور عرب سے ۳۶۰۰ میل کے فاصلہ پر ٹاٹار کے قلعہ پر اپنا جھنڈا نصب کیا۔ اُن کے تمدن کا اثر تقریباً تمام دنیا پر پڑا اُس زمانہ کی جتنی سلطنتیں تھیں اُس میں اسلامی سلطنت کا اسقدر رعب تھا کہ بڑے بڑے غیر مسلم بادشاہوں کی گردنیں خلفائے اسلام کے سامنے جھکی رہتی تھیں اور اُن کے ساتھ دوستانہ تعلقات رکھنا باعث فخر خیال کرتے تھے مسٹر سکاٹ لکھتا ہے کہ "بنو اُمیہ کی پُرجلال سلطنت جسکی تہذیب اپنے زمانہ کا ایک عجوبہ تھی جسکا نام ادب سے لیا جاتا ہے جس کے خوف سے بڑے بڑے بادشاہ دور ہی سے بیٹھے ہوئے کانپ اُٹھتے تھے"

مسلمان جہاں گئے بیشمار سڑکیں، مسافرخانے، شفاخانے، محلات، مساجد، حمام وغیرہ بنانے میں اپنی صنعت کا کمال دکھلایا۔ ؎

نہیں اس طبق پر کوئی برّ اعظم — نہوں جس میں اُن کی عمارات محکم
عرب۔ ہند۔ مصر۔ اندلس۔ شام۔ دیلم — بناؤں سے ہے ان کی معمور عالم
سر کوہِ آدم سے تا کوہ بیضاء
جہاں جاؤ گے کھوج پاؤ گے اُن کا

شام کی مسجد عمر جسکی اندرونی آرائش اور گلکاری اسقدر اعلیٰ درجہ کی تھی کہ جس وقت پہلی جنگ صلیبی میں عیسائی بیت المقدس میں داخل ہوتے تو دیکھکر دنگ رہ گئے۔ اسیطرح مسجد اقصیٰ ہے جسکی محراب نہایت ہی خوبصورت بنی ہے یہیں پر ایک نہایت خوبصورت لکڑی کی کرسی ہے جس میں ہاتھی دانت اور سیپ جڑے ہوئے ہیں۔ باب الدمشق۔ برج رملہ وغیرہ سے بھی عرب کی عجیب و غریب صنعت کا پتہ ملتا ہے۔

CC-0. INTACH Kashmir. Digitized by eGangotri Trust

بنواُمیہ کے زمانہ میں دمشق ایسا شہر تھا کہ دنیا کا کوئی شہر اس کا مقابلہ نہیں کرسکتا تھا۔ وہاں کی مسجدیں اور محلات میں فن صناعی کے وہ وہ جوہر دکھائے گئے تھے کہ لوگ ششدر رہ جاتے۔ سنگ سماق۔ کہربا۔ لاجورد۔ سنگ مرمر سنگ موسیٰ اور بیسیوں قسم کے پتھر دور دور سے منگوا کر عمارتوں میں لگوائے جاتے۔ وہاں کے باغات کی روشوں پر سنگ موسیٰ اور سنگ مرمر کی پچی کاری ہوتی۔ ہزاروں قسم کے پھولوں اور خوشبودار پودوں کی بھینی بھینی ہواؤں سے لوگوں کے دماغ معطر ہو جاتے۔ موقع موقع پر نہایت حکمت سے نہریں نکالی گئی تھیں۔ قدامت کے ہزارہا منظر اس شہر میں موجود ہیں۔ ولید بن عبدالملک نے یہاں ایک بہت بڑی مسجد بنائی جو دنیا میں بے نظیر تھی۔ اور جس کے بنانے میں کہا جاتا ہے کہ ۸ کروڑ ۴۳ لاکھ روپیہ صرف ہوا تھا۔ دمشق خلفائے بنی اُمیہ کی حکومت میں اسلام کا دارالسلطنت تھا لیکن جب خاندان عباسیہ نے عروج پکڑا تو بغداد کا شہر تعمیر کرکے اسی کو دارالسلطنت قرار دیا۔

بغداد بھی جو تھوڑے ہی دنوں میں علوم و فنون کا مرکز بن گیا نہایت ہی پُررونق اور خوبصورت شہر تھا جب کبھی کسی سیاح کا گذر اس شہر میں ہوتا تو فردوس بریں کی خیالی صورت اُسکی آنکھوں کے سامنے پھر جاتی مامون الرشید کے عہد میں خاص شہر کی مردم شماری دس لاکھ سے زیادہ تھی۔ سات سو مدرسے۔ آٹھ سو مطب دس ہزار حمام تھے۔ بڑی بڑی یونیورسٹیوں کی شاندار عمارتیں تھیں۔ جہاں لوگ ہر طرف سے جوق در جوق ہر قسم کے علم و فن سے مستفیض ہونے کیلئے آتے۔ جامع مستنصریہ اتنی بڑی عظیم الشان یونیورسٹی تھی کہ اس میں مختلف فنون کے بارہ ہزار علماء تعلیم دیا کرتے تھے۔ علامہ ابن جبیر لکھتے ہیں کہ جب وہ بغداد پہنچے تو ایک ایک کالج کے شاندار ایوانات اور وسیع سلسلہ عمارات دیکھکر ان کو دھوکا ہوتا تھا کہ اب وہ مستقل آبادی میں پہنچ گئے۔ بغداد کی بلند اور خوبصورت مسجدیں جنکی تعداد تیس ہزار تھی اپنی عظمت پر ناز کیا کرتی تھیں۔ اُن کے بلند مینار اور خوشنما گنبد زبان حال سے پکار پکار کر صانع کی محنت اور صنعت گری کی داد دے رہے تھے اور اُنکی بلندی آسمان سے سرگوشیاں کرتی تھی۔ قصر الذہب۔ قصر زبیدہ۔ قبۃ الخضرا۔ قصر الخلد وغیرہ بغداد کی عدیم المثال عمارتیں تھیں ہارون الرشید کے قصر شاہی میں ہزارہا عجیب و غریب آرائش کی چیزیں تھیں۔ جن سے عرب کی صنعت کا کمال ظاہر ہوتا تھا اور جنہیں دیکھکر غیر اقوام حیرت زدہ رہ جاتی تھیں۔ اڑتیس ہزار شجر کے پردے جابجا آویزاں تھے جن میں ساڑھے بارہ ہزار ریشمی کلابتوں کے کام کے تھے اور بائیس ہزار نہایت نفیس قالین کے فرش تھے

اسی شہر میں خلیفہ المقتدر نے ایک عجیب و غریب عمارت دارالشجرہ تعمیر کی تھی۔ اس عمارت میں ایک حوض تھا جس کے بیچ میں سونے اور چاندی کا ایک درخت بنا ہوا تھا۔ اس میں اٹھارہ شاخیں تھیں جن میں طرح طرح کے قیمتی جواہرات کے پھل اور پھول بنائے گئے تھے جو اصل کی مانند تھے ان شاخوں پر سونے اور چاندی کے پرند بنے ہوئے تھے جو ہوا چلنے کیوقت بولیاں بولتے۔ حوض کے کنارے مجسمے ریشمی کپڑے پہنے تلوار اور نیزے

CC-0. INTACH Kashmir. Digitized by eGangotri Trust

سے آراستہ مصنوعی گھوڑوں پر اسطور پر سوار تھے کہ گویا ایک دوسرے سے جنگ کرنے کیلئے تیار ہیں۔

شام اور بغداد کیطرح مصر میں بھی صنعت وحرفت نے بے انتہا ترقی کی ۸۶۳ھ میں ایک عظیم الشان عمارت تیار ہوئی تھی جس کے چاروں طرف بڑے بڑے باغ تھے جن کے پھولوں کی قطاروں سے آیات قرآنی پیدا ہوتی تھیں قاہرہ میں چار سو نہایت شاندار مسجدیں ہیں جن میں مسجد عمرو۔ مسجد طولون۔ مسجد قلاوون۔ مسجد حسن وغیرہ قابل ذکر ہیں۔

جامع ازہر تمام دنیا میں بہت مشہور ہے کیونکہ اسی میں وہ مشہور و معروف مدرسہ ہے جو ۳۷۸ھ میں قائم ہوا تھا اور جو مشرقی علوم کا اخیر مسکن و موطن ہے۔ کسی زمانہ میں یہاں ۱۲ ہزار طلبا بلاد اسلامیہ کے ہر حصہ سے آکر تعلیم پایا کرتے۔ اس وقت بھی طلبا کی تعداد کچھ کم نہیں ہے۔

جزیرہ صقلیہ (سسلی) جو اٹلی کے جنوب کی طرف واقع ہے کوہ آتش فشاں (ملناوا اٹنا) کیوجہ سے تمام عالم میں مشہور ہے۔ یہاں ایک مسلمان بھی نظر نہیں آتا مگر کسی زمانہ میں یہاں لاکھوں مسلمان اور ہزاروں مسجدیں تھیں ڈاکٹر لیبان لکھتا ہے کہ حرفت نے بھی ان کے (مسلمانوں کے) وقت میں بڑی ترقی کی۔ ملک کے معدنیات چاندی۔ لوہا۔ تانبا۔ گندک۔ سنگ مرمر۔ سنگ صوان وغیرہ نہایت اہتمام کے ساتھ اور باقاعدہ طور پر نکالے گئے"

افریقہ میں دمشق بغداد وغیرہ کیطرح بڑی بڑی عمارتیں تو نہیں مگر پھر بھی بعض عمدہ عمدہ عمارات ہیں مثلاً مسجد قیروان۔ مسجد سدی بومدین تلمسان وغیرہ۔

(باقی آئندہ)

تنقیدات

حزب اللہ مخدومی سید محمد فضل شاہ صاحب سجادہ نشین جلالپور ضلع جہلم نے حزب اللہ کے نام سے ایک انجمن قائم کی ہے جسکے اغراض و مقاصد پر یہ سوا سو صفحہ کی مبسوط کتاب لکھی گئی ہے انجمن کے اغراض و مقاصد نہایت مستحسن اور خالص اسلامی اصولوں پر مبنی ہیں ہم جملہ ناظرین کرام سے سفارش کرتے ہیں کہ وہ کتاب مذکور منگا کر ضرور پڑھیں جو پتہ بالا سے مفت ملتی ہے۔

قبول الصواب فی شمول الحجاب یہ ۹۰ صفحہ کی ایک کتاب ہے جس میں پردہ نسواں پر بالتحقیق بحث کیگئی ہے اور آیات قرآنیہ و احادیث نبویہ سے مسئلہ حجاب کی تحقیق کر کے اس پر پوری روشنی ڈالی گئی ہے جس کا مطالعہ فی زمانہ نہایت ضروری ہے لکھائی چھپائی اعلیٰ اور قیمت ۱۲ ہے پتہ شیخ احمد حسین صاحب رئیس قصبہ لاہرپور ضلع سیتاپور۔

پردہ کے حدود مولوی عبد الماجد صاحب دریابادی نے پردہ کے خلاف ایک مضمون لکھا تھا جس کا یہ جواب ایک حق پرست گریجوایٹ کیطرف سے شایع ہوا ہے اور حقیقت یہ ہے کہ یہ ایک دندان شکن جواب ہے جو ہر حیثیت سے نہایت مفصل اور مدلل ہے اور اس قابل ہے کہ پردہ کا ہر حامی اور مخالف اسے دیکھے اور استفادہ حاصل کرے یہ رسالہ صرف دو پیسہ کا ٹکٹ بغرض محصول بھیجنے پر شیخ احمد حسین صاحب کے پتہ بالا سے مفت ملتا ہے۔

CC-0. INTACH Kashmir. Digitized by eGangotri Trust

خیر المقال فی تنقیح اقوال

از جناب علامہ حکیم تمیش صاحب امروہوی

(گذشتہ سے پیوستہ)

روزے کی راتوں میں رفث و مباشرت

اُحِلَّ لَكُمْ لَيْلَةَ الصِّيَامِ الرَّفَثُ إِلَىٰ نِسَائِكُمْ هُنَّ لِبَاسٌ لَّكُمْ وَأَنتُمْ لِبَاسٌ لَّهُنَّ عَلِمَ اللَّهُ أَنَّكُمْ كُنتُمْ تَخْتَانُونَ أَنفُسَكُمْ فَتَابَ عَلَيْكُمْ وَعَفَا عَنكُمْ فَالْآنَ بَاشِرُوهُنَّ وَابْتَغُوا مَا كَتَبَ اللَّهُ لَكُمْ ترجمہ تمہارے لئے روزہ کی رات میں اپنی عورتوں کیطرف رغبت کرنا حرام کیا گیا ہے وہ تمہارے لئے لباس ہیں اور تم اُن کے لئے لباس ہو۔ اللہ جانتا ہے کہ تم اپنی جانوں کو نقصان پہنچانا چاہتے تھے سو اُس نے تم پر رجوع برحمت کیا اور تمکو معاف کیا پس اب ان سے میل جول کرو اور جو اللہ نے تمہارے لئے مقرر کیا ہے اُسے چاہو۔

تشریح لغات

رفث زہری فرماتے ہیں کہ یہ ایک کلمہ جامعہ ہے جو عورت و مرد کے تعلقات نہانی پر حاوی ہے۔ امام راغب فرماتے ہیں کہ الرَّفَثُ كَلَامٌ مُتَضَمِّنٌ لِمَا يُسْتَقْبَحُ ذِكْرُهُ مِنْ الْجِمَاعِ وَدَوَاعِيهِ وَجُعِلَ كِنَايَةً عَنِ الْجِمَاعِ یعنی اس لفظ کا استعمال جماع اور اس کے محرکات پر ہوتا ہے جنکا ذکر کھلے طور سے نہیں کرتے یہاں جماع مراد ہے۔ عبداللہ بن عباس رض نے احرام کی حالت میں یہ شعر پڑھا۔ ؎

هُنَّ يَمْشِينَ بِنَا هَمِيسَا ... إِنْ يَصْدُقِ الطَّيْرُ نَنِكْ لَمِيسَا

وہ ہمارے ساتھ آہستہ آہستہ جارہی ہیں ... اگر فال سچ نکلی تو ہم لمیس سے صحبت کرینگے

لوگوں نے کہا آپ احرام کی حالت میں رفث کرتے ہیں آپنے فرمایا کہ إِنَّمَا الرَّفَثُ مَا رُوجِعَ بِهِ النِّسَاءُ یعنی رفث وہ ہے جس میں عورتوں سے چھیڑ چھاڑ ہو۔ قطر المحیط میں ہے اَيْضًا اِذَا تَكَلَّمَ بِالْفُحْشِ یعنے فحش کلام کو بھی رفث کہتے ہیں۔ عبداللہ کی قرأت میں رفوث ہے۔

حضرت عبداللہ بن عباس فرماتے ہیں کہ إِنَّ اللَّهَ حَيِيٌّ كَرِيمٌ يَكْنِي یعنے اللہ تعالٰی شرم کو پسند کرتا ہے اور بزرگی والا ہے کنایہ برتتا ہے۔ مرد اور عورت کے میل جول کو قرآن شریف نے عربی زبان کے نہایت مہذب اور فصیح کنایوں میں بیان کیا ہے جو حیا پرور وہ طبائع کو ادا کرتے مطلق جھجک کا موجب نہیں ہو سکتے ان کو بیانات مختلف الفاظ میں ادا کیا ہے

CC-0. INTACH Kashmir. Digitized by eGangotri Trust

جو یہ ہیں۔ اَلدُّخُوْلُ۔ اَلتَّغَشِّیْ۔ اَلْاِفْضَاءُ۔ اَلْمُبَاشَرَۃُ۔ اَلرَّفَثُ۔ اَللَّمْسُ۔ اَلْمَسُّ۔

لباس۔ راغب فرماتے ہیں لباس وہ ہے جو انسان کے قبیح امر کو ڈھاک دے۔ میاں بیوی کو ایک دوسرے کا لباس اس لئے قرار دیا کہ وہ دنیوی بداخلاقیوں کے سرد و گرم سے ایک دوسرے کو بچاتے ہیں ایک شاعر نے بھی عورت کو لزار قرار دیا ہے ع فِدًی لَکَ مِنْ اَخِیْ ثِقَۃٍ اِزَارِیْ (راغب) یعنے اے میرے بھروسہ کے قابل بھائی تجھ پر میری بیوی تک فدا ہو حدیث شریف میں فراش بھی عورت کیلئے کنایہ آیا ہے۔

مجاہد و سدی سے لباس کے معنے سکن بھی مروی ہیں ان معنے کے لحاظ سے آیت کا یہ مطلب ہوا کہ عورتیں مردوں کیلئے اطمینان و سکون کا موجب ہیں اور مرد اُن کیلئے ہیں۔ ان معنے کے موافق قرآن کریم میں ایک اور آیت کریمہ ہے وَجَعَلَ مِنْهَا زَوْجَهَا لِيَسْكُنَ اِلَيْهَا (اعراف ۱۹) یعنی مرد سے اس کے جوڑے (عورت) کو پیدا کیا تاکہ وہ اس سے سکون حاصل کرے ایک اور جگہ فرمایا ہے خَلَقَ لَكُمْ مِّنْ اَنْفُسِكُمْ اَزْوَاجًا لِّتَسْكُنُوْٓا اِلَيْهَا (الروم ۳) تمہاری جنس سے تمہاری بیویاں پیدا کیں تاکہ تم ان سے سکون پکڑو۔ رات کو بھی ایک جگہ سکون اور ایک جگہ لباس کہا ہے۔ خود لباس کی غرض قرآن شریف نے یوں بیان فرمائی ہے کہ "وہ تمہاری شرمگاہوں کو ڈھانکتا ہے اور تمہارے لئے زینت کا موجب ہے" (اعراف ۲۶) پس ایک لطیف استعارہ میں بتایا کہ زن و شو کا تعلق کسطرح ایک دوسرے کیلئے موجب تسکین ہے اور کسطرح ایک کی کمی دوسرے سے پوری ہوتی ہے۔

تختانون۔ اختیان سے ہے جس کے معنے ہیں خیانت کا ارادہ کرنا گویا خیانت ابھی وقوع میں نہیں آئی۔

توب۔ اس کے معنے رجوع ہیں۔ ایک بہتر حالت سے زیادہ بہتر حالت کیطرف بڑھنا بھی توبہ ہے۔ جب اللہ کیطرف اسناد ہو تو مغفرت فرمانا معنے ہوتے ہیں۔ یہاں یہ معنے ہیں کہ آسانی یا سہولت عطا فرمائی (بحر المحیط ابو حیان)

مباشرۃ۔ دو انسانوں کے چمڑے کا باہم ایک دوسرے سے لگنا۔ (نہایہ ابن اثیر) یہاں مراد جماع ہے۔

تفسیر

بعض صحابہ کا یہ خیال تھا کہ روزے میں رات کو بیوی کے پاس نہیں جانا چاہیئے۔ گو کوئی حکم الٰہی نہ تھا اور خواہش طبعی مباشرت کی متقاضی تھی اسی طبعی تحریک کو تختانون یعنے خیانت کا ارادہ کرتے ہوئے ظاہر فرمایا ہے

بخاری۔ ابو داؤد۔ نسائی میں براء بن عازب سے روایت ہے کہ اصحاب رسول اللہ صلعم میں جب کوئی روزہ رکھتا اور افطار کے وقت افطار کرنے سے پہلے سو جاتا تو اس رات اور اگلے دن اور شام تک کچھ نہ کھاتا۔ چنانچہ قیس بن صرمۃ الانصاری دن بھر زمین میں کام کرتے رہے شام کو سو گئے۔ تو دوسرے دن کا روزہ بھی خالی پیٹ رکھا اس دن دوپہر کو غش آگیا۔ یہ بات نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے ذکر کی گئی تو پھر آیت نازل ہوئی (مختصراً فتح البیان)

اس آیت سے بیوہ یعنے یار دار ہوا اوقات بسر کرنے کی بہت برائی نکلتی ہے گویا ایسے لوگوں کو ننگ و ناموس کا پاس نہیں ہے۔

CC-0. INTACH Kashmir. Digitized by eGangotri Trust

وَابْتَغُوْا مَا كَتَبَ اللّٰهُ سے یا تو وطی کا محل مباح مراد ہے بقولہ فَاْتُوْهُنَّ مِنْ حَيْثُ اَمَرَكُمُ اللّٰهُ یا اوقات مباح کی پابندی کا بیان ہے کہ اوقات ممنوعہ حیض، نفاس، عدۃ، ردۃ کے زمانے میں اس سے پرہیز کرو۔ (بحر المحیط ابو حیان) میرے نزدیک آیت عام ہے اور مطلب یہ ہے کہ تمام امور جائز و مقررہ کے ماتحت شرعی غرض و غایت کو ملحوظ رکھکر بتقاضائے و موافق اصول فطری یہ امور انجام پا جائیں۔

وَلَا تُبَاشِرُوْهُنَّ وَاَنْتُمْ عٰكِفُوْنَ فِي الْمَسٰجِدِ اور جب تم مسجدوں میں اعتکاف میں ہو تو ان سے میل جول نہ کرو۔

شرع میں اعتکاف ثواب کیلئے بالکل مسجد ہی میں رہنے کو کہتے ہیں جو آخر عشرہ رمضان میں کیا جاتا ہے۔

معتکف کو مباشرت اور اس کے دواعی سے محترز رہنا چاہیئے۔

باتفاق علماء اعتکاف کیلئے مسجد جامع شرط ہے۔

نزد حنفیہ عورتوں کو بھی گھر کے اندر مسجد میں اعتکاف کرنا جائز ہے مسجد سے مراد جو نماز کیلئے خاص جگہ بنائی گئی ہے وہ ہے۔ بعض حنفیوں کے نزدیک مسجد جماعت میں بھی اپنے شوہر کے ساتھ درست ہے۔ امام احمدؒ کا بھی یہی مذہب ہے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا ازواج مطہرات کو مسجد میں اعتکاف کرنیکا اذن دینا بھی اسپر دلالت کرتا ہے۔

زیادہ تفصیل کتب فقہ و حدیث میں ملاحظہ ہو۔

قُلْ مَا اَنْفَقْتُمْ مِّنْ خَيْرٍ فَلِلْوَالِدَيْنِ الآیۃ۔ کہ جو کچھ بھی اچھے مال سے خرچ کرو وہ والدین ...... کیلئے ہے ماں باپ کی خدمت جان سے ہو کہ مال سے بڑی نیکی ہے اور مال خرچ کرنیکا سب سے پہلا مصرف والدین کو ٹھہرایا گیا ہے۔

(باقی آئندہ)

تحفہ معجون اکسیر کھتیا

یہ معجون ہمارے ہاں نہایت احتیاط اور خاص اہتمام سے تیار کیجاتی ہے اور جملہ مفرحات میں بکثرت جاتی ہے اس معجون کے کھانے سے طبیعت میں نشاط اور خوشی پیدا ہوتی ہے سستی اور کاہلی دور ہو کر بدن ہشاش بشاش رہتا ہے اسکے کھانے سے خون صالح پیدا ہوتا ہے چہرہ کا رنگ سرخ اور بدن طاقتور ہو جاتا ہے منہ کو خوشبودار اور دانتوں کو مضبوط کرنا اس کا خاصہ ہے یہ معجون دل و دماغ کو مقوی اور حافظہ و فہم کو تیز کرتی اور عقل کو بڑھاتی ہے بلغم کو دور، ہاضمہ کو درست، معدہ کو مضبوط کرنا اس کا ادنیٰ کام ہے درد پشت درد گردہ اور جوڑوں کے دردوں پر از حد مفید ہے اور قولنج ریحی و بلغمی اور استسقا و سلسل بول و دیگر امراض مثانہ کیلئے فی الواقعہ اکسیر کا حکم رکھتی ہے قوت باہ کو خصوصیت سے بڑھاتی اور منی کو غلیظ و گاڑھا کرتی ہے اگرچہ ہر موسم میں اس کا استعمال جائز ہے مگر موسم سرما میں خصوصیت سے نہایت مفید اور خاص اثر رکھتی ہے نوجوان سے کھائیں اور لطف اٹھائیں ضعیف عمر اصحاب بھی اکسیر سے بڑھکر پائیں گے پرچہ ترکیب استعمال ہمراہ ہوگا قیمت فی ڈبیہ ... علاوہ محصولڈاک

ملنے کا پتہ منیجر مسلمان کمپنی لاہور

CC-0. INTACH Kashmir. Digitized by eGangotri Trust

شعر و سخن

مُسلِم

از جناب مولانا ظفر علی خاں صاحب ظفر

تو نے اے مسلم کچھ اپنی قدر پہچانی بھی ہے ‏ ‏ تو ہے انساں تجھ میں لیکن شانِ یزدانی بھی ہے
فرش پر ہیں پاؤں تیرے عرش پر ہے سر ترا ‏ ‏ نصف تو خاکی ہے لیکن نصف نورانی بھی ہے
جس تمتن سے ہوتی ہے خیرہ چشم روزگار ‏ ‏ سُرمہ اس کا تیرے نقشِ پا کی حیرانی بھی ہے
نیل کی موجیں اگر کرتی ہیں تیری جستجو ‏ ‏ ڈھونڈتی پھرتی تجھے گنگا کی جولانی بھی ہے
مرحمت تجھ کو ہوا ایمان بھی اور عقل بھی ‏ ‏ تیری دانائی میں شامل تیری نادانی بھی ہے
تیرے دل میں درد اگر ہے آنکھ میں آنسو بھی ہے ‏ ‏ آگ سے ڈرتا ہے کیوں جب پاس ہی پانی بھی ہے
ساری دنیا کے فضائل تجھ کو ترکہ میں ملے ‏ ‏ تیری حکمت یثربی ہے اور یونانی بھی ہے
مشرق و مغرب کے گنجینوں سے تو ہے بہرہ ور ‏ ‏ تیری الماری میں ملٹن بھی ہے قاآنی بھی ہے
تو چمکتا ہے ہر اک کشور میں بن کر آفتاب ‏ ‏ تو اگر ہندوستانی ہے تو برطانی بھی ہے
مرتبہ جس کی بدولت تجھ کو یہ حاصل ہوا ‏ ‏ کوئی ایسا آج کے دن تک ہوا ثانی بھی ہے؟
ڈال رکھی ہے گلیم فقر اُس نے دوش پر ‏ ‏ اس کے سر پر ساتھ ہی تاجِ جہانبانی بھی ہے
وہ خدا سے دور بھی ہے اور خدا کے پاس بھی ‏ ‏ وہ رسول اللہ بھی ہے ظلِ سبحانی بھی ہے
نظم میں آجائے حسان ابن ثابت کا جو رنگ ‏ ‏ شعر کہنے کا مزا لطفِ ثنا خوانی بھی ہے
مدح خواں ہوں میں رسول اللہ کا - میرا صلہ ‏ ‏ عالم باقی بھی ہے اور عالم فانی بھی ہے
میری نذر گوہر پہنچے گی اُن تک خود بخود ‏ ‏ موتیوں میں گرد رخشانی ہے غلطانی بھی ہے۔

پھر زمانہ روشنی لے گا مہِ اسلام سے

جناب خدا بخش صاحب اظہر امرتسری

پھر فضا تقدس ہے معمور اس پیغام سے ‏ ‏ پھر زمانہ روشنی لے گا مہِ اسلام سے

CC-0. INTACH Kashmir. Digitized by eGangotri Trust

قبضۂ مسلم میں ہوں گی پھر وہ سرکش بستیاں — لے سکی جن کو نہ دنیا تیغِ خوں آشام سے
دور کر دیگی اخوت امتیازِ نسل و رنگ — ہند ہوگا مضطرب دردِ عراق و شام سے
ماہِ ماضی شامِ مستقبل میں ہوگا جلوہ گر — ابتدا مُسلم کی ہوگی ممکنار انجام سے
ظالموں کے ظلم و استبداد کا قصرِ بلند — راکھ ہو جائے گا برقِ شوکتِ اسلام سے
محفلِ تکفیر کا ہنگامہ پڑ جائے گا سرد — قاصدِ توحید کے آوازۂ پیغام سے

ہوگی پھر شمعِ حقیقت جلوہ آرائے مجاز
یعنی ہوگی محفلِ ہندوستان بزمِ حجاز

ملتِ بیضا کی تابع ہوگی ساری کائنات — اک جگہ مل جائیں گے نیل و جمن، گنگ و فرات
جس نے دُنیا کو کیا جمہوریت سے آشنا — پھر دلائے گا وہ دستِ قیصریت سے نجات
ماہِ حریت کچھ ایسی طرز سے ہوگا طلوع — پھر نہ آئیگی کبھی دنیا میں محکومی کی رات
پھر دکھائے گا مسلماں کو شہادت کا خروش — تیغ کے سائے میں جلوہ گاہِ معشوقِ حیات
پھر چمک اُٹھیگا یثرب سے وہ نورِ لم یزل — نام جسکی اک تجلی کا ہے نورِ شش جہات
پھر دلِ مسلم میں پیدا ہوگا وہ ایماں کلیجوش — جس سے ہوگی دم میں تجدیدِ نظامِ کائنات

اس قدر ہوگا اثر مظلوم کی فریاد میں
کھلبلی مچ جائیگی دنیائے استبداد میں

خطاب بہ مسلم

جناب آغا حشر صاحب کاشمیری

اے مسلماں تو کبھی اس خواب سے بیدار تھا — راہِ ملت میں سراپا پیکرِ ایثار تھا
صاحبِ احساس تھا غیور تھا خوددار تھا — ہاتھ میں تلوار تھی آمادۂ پیکار تھا

تو نے کعبہ کو بنایا بُت کدوں کو توڑ کر
بجلیاں بن کر گرا خاشاکِ غیر اللہ پر

تو جہاں میں عندلیبِ زمزمہ پرداز تھا — گلشنِ ایجاد کے ہر گُل کا نغمہ ساز تھا
تجھکو اپنی آسماں پروازیوں پر ناز تھا — تیری ہستی میں علوِ جاہ کا انداز تھا

موت لاتی تھی پیامِ زندگی تیرے لئے

CC-0. INTACH Kashmir. Digitized by eGangotri Trust

زمزمہ معراج تھی افتادگی تیرے لئے

آج تیرے گلستاں کی ہے ہوا بگڑی ہوئی تیرے پھولوں سے ہے خوشبوئے وفا بگڑی ہوئی
عندلیبان چمن کی ہے نوا بگڑی ہوئی اہل گلشن میں ہے ہر موج صبا بگڑی ہوئی

تیرا گلشن ہے مگر تیرے لئے ویرانہ ہے
ہر روش زیر نگین سبزہ بیگانہ ہے

شر پہ آمادہ ہوئے اہل جہاں تیرے لئے مضطرب ہیں آسماں پر بجلیاں تیرے لئے
تنگ ہے اب عرصۂ کون و مکاں تیرے لئے ہو رہا ہے انقلاب آسماں تیرے لئے

ملت بیضا کا تجھ کو پاس کیوں ہوتا نہیں؟
ذلت اسلام کا احساس کیوں ہوتا نہیں؟

تیری غیرت کیا ہوئی تیری حمیت کیا ہوئی؟ تمکنت کو کیا ہوا وہ شان و شوکت کیا ہوئی؟
آج تیری سرفروشانہ شجاعت کیا ہوئی؟ کیا ہوئی وہ جذبۂ ایماں کی قوت کیا ہوئی

اہل ایماں را چہ حال افتاد مرداں را چہ شد؟
کس بمیداں رو نمے آرد سواراں را چہ شد؟

رباعیات ناؔمی

جب دل میں ہی خود جذبۂ ایماں نہ رہا قرآں کا پابند مسلماں نہ رہا
ہیہات برا کیوں نہ ہوا انجام اپنا ہمدرد بنی نوع کا انساں نہ رہا

تدبیر سنبھلنے کی نہ بچنے کا عمل بیکار ہے ہر کام میں جب آئے خلل
ناؔمی نہ ہوا اصلاح ترے فعل سے جب بے سود رباعی ہے نکمی ہے غزل

ہر سو تیرے اخلاق کا آوازہ تھا چہرہ پہ کبھی ترے عمل کا غازہ تھا
شہرت وہ تری اب نہ رہی اے مسلم کیوں خشک ہے تو آج کہ کل تازہ تھا

آفاق میں ہوتا ہے تو ترا ماتم اے برگ خزاں تجھ پہ گرے کیا شبنم
ہر بار ترے حال پہ ترس آتا ہے ناؔمی ہے فزوں سب سے سوا ترا الم

کس طرح کھلے قفل ہے یہ ابجد کا ہے راز یقیں خلق میں نیک و بد کا
پُر کیف ہے وہ شعر جو بے ساختہ ہو آورد میں کیا آتے مزہ آمد کا

CC-0. INTACH Kashmir. Digitized by eGangotri Trust

فاقصص القصص لعلہم یتفکرون

لیڈی ڈاکٹر

گذشتہ سے پیوستہ

شام کو کچہری سے لوٹتے ہوئے وہ گھر بھی نہیں گئے۔ بلکہ سیدھے مسٹر بینی مادھو کے بنگلے جا پہنچے۔ بینی مادھو صاحب برآمدہ میں آرام کرسی پر بیٹھے ہوئے سگار پی رہے تھے۔ اُن کے چھوٹے دونوں بچے سامنے سبزہ دوب میں گیند کھیل رہے تھے۔

احسان عظیم صاحب پہنچے تو مسٹر بینی مادھو نے کہا۔ "آیئے، میں آپکا منتظر ہی تھا"

مسٹر احسان عظیم نے کہا۔۔۔۔ "جی حاضر ہوا۔ آداب عرض ہے"

مسٹر بینی مادھو نے "تسلیمات عرض" کہا اور اپنی آرام کرسی احسان عظیم صاحب کی کرسی کے قریب کھسکالی پھر کھنکار کر کہا۔۔۔۔ "ارے کوئی ہے؟"

بدھو چپراسی بولا۔۔۔۔ "حاضر حضور"

مسٹر بینی مادھو نے کہا۔۔۔۔ جاؤ چائے، ناشتہ، اور پان کیلئے اندر کہہ آؤ۔

چپراسی اندر چلا گیا

مسٹر بینی مادھو بولے۔۔۔۔ "احسان! تمہاری شہرت پر بہت بڑا حرف آجائیگا اگر تم لیڈی ڈاکٹر کا ساتھ نہ چھوڑ دو گے"

احسان عظیم چونک اُٹھے اور ایک سکتے کے عالم میں بیٹھے بیٹھے یک بیک کہنے لگے۔۔۔ "آپنے کیا فرمایا میری سمجھ میں کچھ نہیں آیا"

مسٹر بینی مادھو مسکرا کر کہنے لگے۔۔۔ "تم آجکل کلب میں بھی نہیں جاتے ہو اور زیادہ وقت بالخصوص رات کا وقت لیڈی ڈاکٹر کے ہاں گزارتے ہو۔ مجھے یہ بھی معلوم ہوا ہے کہ تمہارا اُس کے ساتھ بیاہ ہونیوالا ہے۔ لیکن میں تمہیں ایسے خطرے کا آلارم بجاکر سنا دینا چاہتا ہوں جو آیندہ پیش آنے والا ہے۔"

تھوڑی دیر چپ رہ کر مسٹر بینی مادھو پھر کہنے لگے۔۔۔۔ ابھی نیا خون ہے اس لئے تمہیں کچھ سوجھائی نہیں دیتا (آہ سرد بھر کر) تمہاری عمر میں جب میں تھا یہی حالت تھی لیکن اب میں زمانے کا گرم و سرد چشیدہ ادھیڑ عمر کا انسان ہوں اور مجھے تم سے زیادہ دنیا کا تجربہ ہے۔ تم ظاہری نمود و نمائش پر فریفتہ ہو لیکن دیکھ لینا کہ آخر کار بہت پچھتاؤ گے"

مسٹر بینی مادھو پھر گویا ہوئے۔۔۔۔ "تم کہہ سکتے ہو کہ بینی مادھو کو میرے پرائیویٹ معاملات میں مداخلت کا کوئی حق نہیں ہے۔ تم یہ بھی کہہ سکتے ہو کہ مسرت بانو کیساتھ ازدواج میں کوئی ہرج نہیں ہے وہ نئی روشنی کی شائستہ خاتون ہے اور دقیانوسی خیال والے آدمی اسکی بے حجابی کے سبب اسے بدنام کرنے اور آزار پہنچانے کے درپے ہیں۔

CC-0. INTACH Kashmir. Digitized by eGangotri Trust

ہیں! لیکن احسان جس سے تم محبت کرتے ہو، کیا واقعی اسے بھی تم سے محبت ہے؟"

مسٹر احسان آخری فقرے پر چونک کر آہستگی سے بولے ——— "کیوں کیا اس میں کوئی کلام ہے؟"

بینی مادھو صاحب نے اپنے الفاظ پر زور دیکر کہا ——— "بیشک ہے اور ضرور ہے! لو دیکھو!" یہ کہتے ہوئے وہ اُٹھکر اندر گئے اور ایک خوبصورت سبز جلد کی کتاب جو دراصل ڈائری تھی لاکر طیش اور جوش کے ساتھ میز پر پٹک دی۔ پھر کہنے لگے ——— "اس کے ۱۰۵ صفحے سے آگے عبارت پڑھنی شروع کرو۔"

احسان عظیم ڈائری کا صفحہ ۱۰۵ نکال کر پڑھنے لگے۔ لکھا تھا ——— "مسٹر احسان کو میں نے اپنے دام میں پھانس لیا ہے یہ شخص اگرچہ مغرور ہے لیکن بہت سادہ لوح بھی ہے وہ مجھپر اتنا تعشق ظاہر کرتا ہے گویا میں ہمیشہ اُسی کی ہوکر رہونگی اس کی شادی ایک دوسری جگہ ہونیوالی تھی مگر میں ہی اس شادی کی راہ میں ایک پتھر بن گئی ہوں۔ احسان کے والدین اب سر پٹک ماریں وہ کہیں شادی نہیں کریگا۔ احسان خوبصورت نوجوان ہے لیکن میں ہمیشہ ایک کی ہوکر نہیں رہسکتی"

دوسرے صفحات میں بھی اسی قسم کے روزانہ واقعات کا اقتباس درج تھا۔ ایک جگہ یہ بھی لکھا تھا کہ "ڈاک بنگلے کا عبدل نوجوان چھوکرا ہے وہ بھی مجھ سے محبت کرتا ہے اور کہتا ہے کہ میں عمر بھر غلامی کرونگا بیوقوف چھوکرا۔ کیا میں اس سے ظاہری تعلقات رکھکر سوسائٹی میں روسیاہ ہوسکتی ہوں؟"

ایک جگہ تھا "ڈاکٹر صمد کو میں نے مدعو کیا تھا لیکن وہ احسان عظیم کی آمد سے پہلے نہ آسکے"

ڈائری کے اقتباسات پڑھ پڑھ احسان عظیم کی آنکھوں سے شعلے نکلنے لگے انکی رنگت فق ہوگئی تھی پھر سُرخ ہوگئی۔ جیسے تمام بدن کا لہو کھول رہا ہو! وہ سوچنے لگے شاید یہی ڈائری ہوگی جو لیڈی ڈاکٹر کے ہاں سے گم ہوگئی ہے اور وہ بہت مضطرب ہے اور باوجود کوشش کے کچھ نہیں بتاتی کہ کونسی کتاب گم ہوئی ہے۔ وہ صرف اتنا ہی کہتی ہے "میری ایک خاص کتاب گم ہوگئی ہے ڈیر احسان!"

مسٹر بینی مادھو نے ایک خفیہ درخواست بھی نکال کر میز پر رکھدی جسپر یہ لکھا تھا۔

"بجناب ڈپٹی کمشنر صاحب بہادر،

حضور عالی گزارش ہے کہ چھوٹے صاحب احسان عظیم صاحب کا ناجائز تعلق لیڈی ڈاکٹر مسز بانو سے ہے۔ جو ابھی بدل کر آئی ہے چھوٹے صاحب رات دن اس کے ہاں گھسے رہتے ہیں انہوں نے ایک دن ڈاک بنگلے کا فرنیچر بھی منگایا تھا مگر عبدل نے اپنی نوکری کے ڈر سے نہیں دیا جس کے سبب اس سے بھی ناراض ہیں اور اس کے نکلوانے کے درپے رہتے ہیں۔ حضور عالی سے عرض ہے کہ تحقیقات کا حکم دیا جائے۔"

"گمنام"

مسٹر احسان پڑھکر بہت سٹ پٹائے اور بینی مادھو کی صورت دیکھنے لگے۔

بینی مادھو صاحب نے کہا ——— یہ شرارت عبدل کے سوا کسی کی نہیں ہے وہ تو بڑی خیر ہوئی کہ پیشی کا نہیں ڈاک

CC-0. INTACH Kashmir. Digitized by eGangotri Trust

میرے پاس لایا اور میں نے یہ درخواست صاحب تک نہ پہنچنے دی"

احسان عظیم گھبراہٹ کے ساتھ بولے ——"آپکا بہت ممنون ہوں"۔ اور پھر خاموش ہو گئے۔

مسٹر بینی مادھو نے کہا —— "بھائی یہ خوبصورت پروں والی تیتریاں کبھی ایک کی نہیں ہوتیں یہ ہر گل کی باس لیا کرتی ہیں ذرا ہاتھ لگانے سے انکی تمام چمک دمک کا راز فاش ہو جاتا ہے کسی کو ان کے فریب میں نہ آنا چاہئے۔"

مسٹر احسان عظیم ٹھنڈا سانس بھر کر خاموش رہے۔

چائے آئی ناشتہ آیا لیکن باوجود شدید اصرار کے احسان عظیم نے کچھ نہ کھایا اور رخصت ہو گئے۔

—— ۵ ——

لیڈی ڈاکٹر کے چار خط آ چکے لیکن احسان عظیم اس کے گھر نہیں گئے وہ زیادہ وقت افسانے پڑھنے میں بسر کرتے ہیں ایک دن وہ خود آئی تھی لیکن جب اپنا کارڈ بھجوایا کیونکہ نوکروں کو حکم تھا کہ اب بغیر کارڈ کے مسرت بانو کو بھی نہ آنے دیا جائے تو مسٹر احسان عظیم نے کہلوا دیا "میں تمہاری صورت نہیں دیکھنی چاہتا۔ تمہاری ڈائری اب میرے قبضے میں ہے خدا نے مجھے بڑے دھوکے سے بچا لیا۔ لیڈی ڈاکٹر الٹے پیروں بہت مایوس اور کبیدہ خاطر ہو کر واپس چلی گئی اُس نے دوسرے ہی دن ڈاکٹر صمد سے نکاح کر لیا ممکن ہے کہ احسان عظیم کے جلانے کڑہانے کیلئے ایسا کیا ہو!

—— . —— . —— . ——

مسٹر احسان عظیم کی بھی شادی علیگڈھ کی ایک تعلیم یافتہ خاتون سے ہو گئی۔

وہ بھی اپنی بیوی کو بلر گھاٹ لے آئے ان کی بیوی کا نام عاطفہ ہے اور اس نے آنرز کے ساتھ بی اے پاس کیا ہے عاطفہ کو بھی لیڈی ڈاکٹر مسرت بانو کے واقعات معلوم ہو چکے ہیں اور وہ چھیڑ خانی لینے کیلئے اکثر یاد دلاتی رہے جس سے مسٹر احسان عظیم جھیپ کر کہتے ہیں —— چلو ذکر چھوڑو۔ یاد آتی ہے تو رنج ہوتا ہے اگر بینی مادھو صاحب نہ سنبھالتے تو میں آج خبر نہیں کتنی گہری بد اخلاقی کی کھائی میں گر گیا ہوتا خبر نہیں آج قتل ہو گیا ہوتا۔

عاطفہ بیگم کے ایک بچہ بھی ہوا ہے۔ اور ایک تعلیم یافتہ جوڑے کے سائے میں پرورش پا رہا ہے۔

اکسیر بواسیر

اگر بواسیر کا علاج کرنا چاہتے ہو اور اُسے بیخ و بُن سے اُکھاڑ دینے کا ارادہ رکھتے ہو اور اس تباہ کن بیماری سے ہمیشہ کیلئے نجات چاہتے ہو تو اکسیر بواسیر کا استعمال کرو ہم دعوے سے اور اپنے تجربہ کی بنا پر وثوق سے کہتے ہیں کہ اگر آپکو کسی دوائی سے آرام نصیب نہ ہوا ہو تو یقیناً اس سے کلی صحت حاصل ہو گی۔ ۹۰ فیصدی مریض اس سے صحتیاب ہو رہے ہیں یہ خونی اور بادی دونوں کیلئے مفید ہے قیمت ۱۲؎ ملنے کا پتہ **مینجر مسلمان کمپنی لاہور**

CC-0. INTACH Kashmir. Digitized by eGangotri Trust

تاریخی جواہر ریزے

۱۸

حضرت عمر بن عبد العزیز جو اسلامی دنیا کے بہت بڑے حکمران گذرے ہیں ایک دفعہ ایک مہمان (رجا) کیساتھ کمرہ میں تشریف فرما تھے کہ دفعتہً چراغ جھلملانے لگا پاس ہی ایک ملازم سویا ہوا تھا رجانے کہا اسے جگا دوں کہ چراغ میں تیل ڈالے؟ حضرت عمر بولے "سونے دو"

رجانے کہا کہ "میں خود اُٹھکر چراغ کو ٹھیک کئے دیتا ہوں"

آپنے فرمایا "نہیں نہیں مہمان سے کام لینا مروت کے خلاف ہے"

چنانچہ خود اُٹھے برتن سے زیتون کا تیل لیا چراغ میں ڈالا اور ٹھیک کرکے بیٹھ گئے تو فرمایا کہ جب میں چراغ ٹھیک کرنیکو اٹھا تھا تب بھی عمر بن عبد العزیز تھا اور جب پلٹا تب بھی عمر بن عبد العزیز ہی ہوں اور چراغ ٹھیک کرنے سے مجھ میں کوئی فرق نہیں آیا۔

نتیجہ:- اس سے آپکا انکسار سادگی مہمان نوازی اور غلام پروری ظاہر ہوتی ہے کہ خلیفہ وقت ہونیکے باوجود آپ احکام اسلام کا کسقدر خیال رکھا کرتے تھے پھر بتائیے کہ ہم کیونکر ان سے بے پرواہ ہو سکتے ہیں۔

۱۹

حضرت عمر بن عبد العزیز میں جہاں اور بہت سی خوبیاں تھیں وہاں طبیعت کی نرمی بھی حد سے بڑھی ہوئی تھی ایک دفعہ رات کو آپ مسجد میں تشریف لیگئے ایک شخص سو رہا تھا اندھیرے میں اسکو آپکے پاؤں کی ٹھوکر لگ گئی اسنے جھلّا کر کہا "کیا تم اندھے ہو" آپنے نرمی سے جواب دیا "نہیں" چپراسی نے اس گستاخی پر اسکو سزا دینی چاہی لیکن آپنے اسے روک دیا اور کہا کہ اس سے معافی طلب کرو جو تم نے اسکی شان میں یہ گستاخی کی ہے اس نے تو صرف مجھ سے یہ پوچھا تھا کہ تم اندھے ہو میں نے کہہ دیا کہ "نہیں"

نتیجہ:- حضرت عمر بن عبد العزیز کی اس نرمی سے ہمیں بھی سبق لینا چاہیئے اور اس قسم کی جب کوئی غلطی ہوجائے تو فوراً اس سے رجوع کر لینا چاہیئے اور معمولی سے واقعہ کو طوالت نہ دینی چاہیئے۔

۲۰

جن دنوں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اہل مکہ پر حملہ کی تیاریاں کر رہے تھے اور سامان لشکر کشی کی فراہمی میں مصروف تھے مسلمانوں کو سخت تاکید تھی کہ یہ راز اہل مکہ پر فاش نہ ہونے پائے حاطب بن بلتعہ ایک صحابی نے ایک

CC-0. INTACH Kashmir. Digitized by eGangotri Trust

عورت کے ہاتھ اہل مکہ کو خط لکھا جس میں یہ ظاہر کیا گیا تھا کہ اے اہل مکہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم عنقریب تم پر ایک فوج عظیم کے ساتھ حملہ کرنے والے ہیں تم بے خبر اور غفلت میں نہ رہو۔ جب حاطب خط بھیج چکا تو اس کے اس جرم کی خبر بذریعہ وحی نبی کریم صلعم پر منکشف ہوئی اور آپ نے فوراً اس عورت کی گرفتاری کیلئے آدمی دوڑا دیئے چنانچہ وہ خط عورت مذکورہ سے مکہ اور مدینہ کے درمیانی رستہ سے پکڑ لیا گیا اور حاطب کو دربار رسالت میں بلا کر وہ خط دکھایا گیا اس نے اپنے جرم کا اقرار کیا اور طالب معافی ہوا۔ ارکان دربار نے عرض کیا کہ حضور یہ جرم بہت سنگین ہے حاطب کیلئے بجز موت کے اور کوئی سزا نہ ہونی چاہیئے اور حقیقت بھی یہی ہے کہ سیاسی نکتہ نگاہ سے ایسے جرم کی سزا موت کے سوا اور کچھ نہیں مگر رحمۃ للعالمین نے فرمایا کہ جاؤ حاطب کو معاف کردو انسان سے خطا ہوا ہی کرتی ہے۔

نتیجہ:۔ اس واقعہ سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی رحمۃ للعالمینی کا پتہ چلتا ہے کہ آپ اپنے مخالفوں اور بظاہر دشمنی کرنے والوں سے بھی کسقدر درگزر فرمایا کرتے تھے کاش آج ہم مسلمان بھی اس صفت سے متصف ہوتے اور اپنے اخلاق سے اغیار کے دلوں میں گھر پیدا کرسکتے۔ نیز یہ بھی معلوم ہوا کہ کسی کے راز کو منکشف کرنا ایک بہت بڑا جرم ہے کسی مسلمان کیلئے ہرگز ہرگز یہ زیبا نہیں کہ وہ اپنی قوم برادری یا جماعت کو نقصان پہنچانے کیلئے اس نازیبا حرکت کا ارتکاب کرے۔

۳۱

حضرت ابو قتادہ رضی نے ایک مسلمان سے کچھ قرض وصول کرنا تھا آپ جاتے تو وہ چھپ رہتا ایک روز گئے تو گھر میں موجود تھا اس کے بچے سے پوچھا اس نے کہہ دیا کہ گھر میں بیٹھے کھانا کھا رہے ہیں، پکارا کہ نکلو مجھے معلوم ہوگیا ہے اب چھپنا بیکار ہے وہ آیا تو چھپ رہنے کی وجہ پوچھی اس نے کہا بات یہ ہے کہ میں ندامت کی وجہ سے آپ کے سامنے نہیں ہوتا میں نہایت تنگدست اور عیالدار ہوں قرض ادا کرنا تو درکنار روٹی بھی بمشکل مہیا کر رہا ہوں۔ پوچھا بخدا سچ کہتے ہو بولا ہاں حضرت ابو قتادہ آبدیدہ ہوگئے اور فرمایا کہ اچھا میں نے اپنا قرض تجھے معاف کیا۔

نتیجہ:۔ اس واقعہ سے صحابہ کرام کی باہمی ہمدردی و رقیق القلبی ثابت ہوتی ہے کیا آج بھی مسلمان اس قسم کے نظائر پیش کرسکتے ہیں فی زمانہ قرض معاف کرنا تو درکنار کسی غریب بھائی کو بلا سود قرض دینا جسے قرض حسنہ کہا جاتا ہے ناممکن نظر آتا ہے خدا کرے کہ امیر و غریب مسلمانوں میں صحابہ کرام کی سی ہمدردی پیدا ہوجائے۔

مسلمان کا یہ پرچہ اپنے دوستوں کو دکھلایئے اور ترغیب دلا کر خریدار بنایئے نیز آئندہ جس کتاب کی ضرورت ہو مسلمان کمپنی لاہور سے طلب فرمایئے۔ منیجر

CC-0. INTACH Kashmir. Digitized by eGangotri Trust

دلچسپ معلومات

بولنے والی تصویریں

میڈن تھیٹرز کمپنی لمیٹڈ کلکتہ نے امریکہ سے سینما کی ایسی تصویریں منگوائی ہیں جو حرکت کے علاوہ بولتی بھی ہیں اور کھیل دیکھنے والوں کو خود بخود اسکی تفصیل بھی معلوم ہوتی جاتی ہے امید کیجاتی ہے کہ یہ دسمبر کے آخری ہفتہ میں پبلک کے سامنے پیش کردی جائیگی۔

ٹیلیفون کے ذریعے تصویر بھیجنا

ایک فرانسیسی سائنس داں موسیو بیلن نے حال ہی میں ایک حیرت انگیز ایجاد کی ہے وہ ٹیلیفون کے ذریعے سے فوٹو کی تصویر ایک مقام سے دوسرے مقام تک پہنچا دیتا ہے اس سے پیشتر اس شخص نے اپنی ایجاد "ٹیلی فوٹو گرافی" کے ذریعہ لندن اور پیرس کے درمیان تار پر تصویریں بھیجدی تھیں اور دنیا بھر میں اس کامیابی کا چرچا ہوا تھا حال ہی میں سکاٹ لینڈ کے شہر ایبرڈین میں کھیلوں کا ایک عظیم الشان معرکہ منعقد ہوا جسکی تصویریں فوراً ایبرڈین سے لندن بھیجی گئیں اور دوسرے دن صبح کو "ڈیلی سکیچ" میں شایع ہوگئیں اگرچہ تصویر لینا۔ اس کے بعد منفی شیشے کو دواؤں سے دھونا۔ تصویر تیار کرنا اور پھر اُسے بھیجنا بہت طویل کام تھا لیکن ماہرین نے فوراً انجام دے دیا اور اسکے بعد پانچ منٹ میں ٹیلیفون کے معمولی تار پر وہ تصویریں "ڈیلی سکیچ" کو بھیجدی گئیں۔

سب سے بڑی دوربین

کالیفورنیا کے پہاڑ پر ایک دوربین نصب کیجارہی ہے جس کے عکاس کا قطر ۲۰۰ انچ ہے اور یہ دنیا کی بڑی سے بڑی دوربینوں سے بھی بہت بڑی ہے امید کیجاتی ہے کہ اس سے کروڑوں نئے نئے ستارے نظر آئیں گے اور فلکی معلومات میں بہت کچھ اضافہ ہوجائیگا۔

افغانستان کے اخبارات

سنہ ۱۹۱۹ء میں افغانستان میں صرف ایک پندرہ روزہ جریدہ "سراج الاخبار" چھپتا تھا جو علامہ محمود طرزی موجودہ وزیر خارجہ افغانستان کے زیر ادارت شایع ہوتا تھا مگر عہد امانی میں جہاں ملک نے دیگر صیغوں میں ہر قسم کی ترقی کی وہاں فن صحافت میں بھی بہت سی ترقی ہوگئی چنانچہ اسوقت سترہ اخبارات افغانستان سے نکل رہے ہیں جن کے نام حسب ذیل ہیں۔

امان افغان۔ ادارۂ افغان۔ طلوع افغان۔ معارف المعارف۔ مجموعۂ عسکری۔ مجموعۂ صحیح۔ ابلاغ۔ استقلال۔ اصلاح

فریاد۔ بیداد۔ غازی۔ ہمدرد۔ حقیقت۔ انیس۔ نسیم سحر۔ نوروز۔

CC-0. INTACH Kashmir. Digitized by eGangotri Trust

اخبار و حوادث

بھیرہ میں ایک عورت کے ہاں بچہ پیدا ہوا ہے جسکی ٹھوڑی پر داڑھی اُگی ہوئی ہے لوگ اس بچہ کو دیکھنے کے لئے جوق در جوق آرہے ہیں۔

کانپور محلہ انور گنج میں ایک شخص کے ہاں بچہ پیدا ہوا جس کا تمام جسم تو آدمی کی مانند تھا مگر منہ گھوڑے کیطرح تھا بچہ مر گیا

فوجی چک ۱۱/۱۵ ضلع ملتان سے ہمارے ایک نامہ نگار نے یہ اطلاع دی ہے کہ یہاں مستری فتح محمد کے ہاں لڑکا تولد ہوا جب اس کے کان میں اذان کہی گئی تو اس نے تین بار لفظ اَللّٰہُ اَللّٰہُ کہا جو صاف طور پر سنا گیا سب لوگ لڑکے کی اس کلام پر حیران ہو رہے ہیں۔ (امت مرزا صاحب اب بھی اگر حضرت عیسیٰؑ کے تکلم فی المہد کو نہ مانے تو یہ انکی مرضی۔ خبائثِ حدیث

(نقل کردہ مضمون کاتب)

پیلو بو میں ایک سانپ مارا گیا ہے جسکا قد ۱۵ فٹ لمبا اور ایک فٹ چوڑا تھا وزن کرنے پر چار من پختہ نکلا۔

سلطان باہو کی گدی پر چچا اور بھتیجا کے مابین مقدمہ بازی ہو رہی ہے کیونکہ اس کے ساتھ کئی لاکھ کی جائداد ملحق ہے نیز قبر پر ہزار ہا روپیہ کی نذر و نیاز چڑھتی ہے جسے حاصل کرنے کیلئے دونوں لڑ رہے ہیں اور ہزاروں روپیہ تباہ کر چکے ہیں سنا ہے کہ عدالت نے چچا کو گدی نشین قرار دیا اور بھتیجے کو ہر سال بارہ سو روپیہ دینے کا حکم نافذ کیا ہے۔

کراچی سے لندن تک براہ راست ہوائی جہازوں کی آمد و رفت کے سلسلہ میں جن مشکلات کا خطرہ تھا وہ سب رفع ہو گئی ہیں اب عنقریب آمد و رفت کا سلسلہ جاری ہو جائیگا۔

راجہ پتھا پرم نے برہمو سماج کے عقائد کی اشاعت کیلئے ایک لاکھ روپیہ کا گرانقدر عطیہ دیا ہے جس سے انکے مذہب کی تبلیغ ہوگی (مسلمان غور کریں)

خورجہ کے سیٹھ گوری شنکر نے گورنمنٹ کو ایک لاکھ پچیس ہزار روپیہ اس غرض سے دیا ہے کہ اس سے سکولوں میں سنسکرت کی اشاعت کی جائے اور خصوصاً جہنم کے برہمنوں کو اس سے فائدہ پہنچایا جائے۔

بمبئی کے ایک ہندو سیٹھ دیویداس نے ایک قومی شفاخانہ کو ایک لاکھ روپیہ عطا کیا ہے۔

سلطان نجد و حجاز نے لندن کے کارخانہ برماولی کو ایک بڑی موٹر بنانے کا آرڈر دیا ہے جو ۲۴۳ گھوڑوں کی طاقت کی ہوگی اور ریگستانی صحرا میں ۳۰ میل فی گھنٹہ کی رفتار سے مسافت طے کریگی یہ کارخانہ پہلے بھی دو موٹریں تیار کر کے مکہ معظمہ بھیج چکا ہے۔

حکومت ایران نے اپنے ملک کے ۱۰۰ طلبا کو مغرب میں تعلیم حاصل کرنے کیلئے تیس ہزار پونڈ دینے کا وظیفہ منظور کیا ہے۔

CC-0. INTACH Kashmir. Digitized by eGangotri Trust

تفسیر سورۂ اخلاص مؤلفہ حضرت شیخ الاسلام امام ابن تیمیہ زبان اردو

مترجمہ مولنا غلام ربانی سابق نائب ایڈیٹر اخبار زمیندار لاہور۔ اس کتاب میں خالص توحید جلوہ گر ہے عیسائیوں اور آجکل کے مادہ پرست آریونکی تردید کے پُرزور دلائل جمع کر دیئے گئے ہیں اور ضروری مباحث متعلق ذات وصفات باریتعالیٰ بھی صاف کر دیئے گئے ہیں فلسفیونکے عقائد باطلہ کی تردید حقیقت روح کے متعلق اختلافات اسلامی نقطۂ نظر سے فرشتونکی حقیقت آیات متشابہات اور تاویل ممدوح ومذموم میں غرضیکہ متعدد معرکۃ الآرا مسائل پر عالمانہ روشنی ڈالی گئی ہے۔ قرآن وسنت کے سینکڑوں نئے نئے نکات ومعارف درج ہیں تقطیع ۲۰×۲۶/۸ کاغذ سفید ولائتی سرورق رنگین حجم ۳۱۶ صفحات قیمت ۶/

تقویۃ الایمان کی حمایت

میں ایک کتاب لکھی گئی ہے جسکا نام اثبات التوحید ہے حجم ۱۷۶ صفحات ایک شخص نے اپنی تصنیف میں تقویۃ الایمان اور بعض علمائے دیوبند کی کتابوں کی عبارتوں پر بیجا طعن کئے ہیں اثبات التوحید ان طعنوں کا دندان شکن جواب ہے جناب حکیم مولوی محمد حسین صاحب امین آبادی کی تصنیف ہے مسائل اختلافیہ مثلاً رفع الیدین آمین بالجہر قرأۃ خلف الامام مسئلہ تراویح وغیرہ وغیرہ کتاب وسنت اور علمائے احناف کی تحریرات اور فتاویٰ سے صحیح ثابت کئے گئے ہیں کتاب کے آخر میں حضرت مولنا خرم علی صاحب کی مشہور نظم "توحید وسنت" بھی شامل کر دی گئی ہے قیمت صرف عہ

ملنے کا پتہ: حافظ محمد شریف عبدالغنی تاجران کتب کشمیری بازار لاہور

حیرت انگیز رعایت

نیا چالان

پندرہ روپے کی تین گھڑیاں جنکی قیمت ... روپے ہیں

آپ کے لئے ۔ آپ کے گھر کے لئے ۔ بیوی کے لئے

قابل قدر گولڈن رسٹ واچ	مشہور عالم اعلیٰ جرمن ٹائم پیس	نئی رنگین گورنمنٹ پاکٹ واچ
نئے ... خوشنما ... سات روپے آٹھ آنہ ... محصولڈاک پیکنگ ...	دیکھئے یہ خوبصورت چاندی کا اچھا ... سستا قیمت دو روپے ... پیکنگ بھی آٹھ آنہ ۲/	نکل سلور کیس خوبصورت مضبوط ٹائم ... صحیح ... قیمت ... پیکنگ ...

یہ تینوں گھڑیاں اگر آپ یکمشت منگوائیں تو قیمت صرف ... ہم اپنے مال کی نکاسی اور فرم کی شہرت کی وجہ سے اور یہ رعایت بہت کم عرصہ ہوگی جب یہ گھڑیاں ... ختم ہو جائیں ... آپ کی فرمائش کی تعمیل نہ ہو سکے۔

نوٹ: ایکبار گھڑی کے خریدار ... ان سے پوری قیمت ... محصولڈاک پیکنگ وغیرہ بھی ... ادا کرنا ہوگا۔

ملنے کا پتہ: امریکن واچ ہوس اسٹاکسٹ ولیبٹ اینڈ واچ کمپنی ۔ مقام دہلی

CC-0. INTACH Kashmir. Digitized by eGangotri Trust

مفت! مفت!! مفت!!!

"اسرارِ حیات"

یہ ایک عجیب و غریب کتاب ہے جو ضروریات زمانہ کو محفوظ رکھتے ہوئے نہایت محنت و عرق ریزی سے لکھی گئی ہے یہ کتاب ہر مرد و عورت نوجوان بچوں سب کے لئے مفید ہے خصوصاً مایوس العلاج مریضوں کیلئے تو خضرِ راہ ثابت ہوئی ہے جلد طلب فرمائیے مفت بھیجی جائیگی

ملنے کا پتہ: مینیجر شفاخانہ مقبولِ عام کھیوہ ضلع گجرات پنجاب

کیا آپ کو

اسلام سے ہمدردی ہے؟ اسلامی خدمت کا شوق ہے؟ کیا دنیا کی موجودہ فضا کا کچھ احساس ہے؟ اگر ہے تو کیا آپ یہ چاہتے ہیں کہ اسلام سے پوری واقفیت آپکو ہو جائے خدمت اسلام کے طریقے معلوم ہو جائیں آپکے بچے صحیح اور حقیقی علم حاصل کر سکیں اور آپ کی عورتیں مسلمان بیٹی مسلمان ماں اور مسلم بیوی بن جائیں تو آپ ضرور "الفلاح" کے خریدار بنجائیے۔ قیمت سالانہ عہ ششماہی ۱۲ فی پرچہ ۲ نمونہ ایک ٹکٹ آنے پر مفت

(پتہ) خادم الاسلام محمد عبد الغفار الخیری پھاٹک حبش خاں دہلی

مفت

رسالہ اسلام امرتسر تبلیغ و اشاعت اسلام کا زبردست مبلغ کتاب و احکام رسول اللہ کا پرجوش واعظ تاریخ اسلام و اسلامی سلطنت کا لائق خطیب مسلمانوں کے دینی و دنیاوی حقوق کا مصلح و مشیر اور مخالفین اسلام کے لئے برہنہ شمشیر چندہ سالانہ بذریعہ منی آرڈر دو روپیہ بذریعہ وی پی سوا دو روپیہ نمونہ مفت طلب فرمادیں۔

ملنے کا پتہ: مینیجر رسالہ اسلام امرتسر (پنجاب)

"چمن" امرتسر کا سالگرہ نمبر اوائل دسمبر ۱۹۲۸ء میں ملک کے مایہ ناز ادیبوں اور متعدد شاعروں کے بے بہا تخیلات و شاہکار مضامین اور متعدد رنگین و سادہ تصاویر کے ساتھ منصۂ شہود پر جلوہ گر ہوگا۔ سالگرہ نمبر نظم و نثر کے گلہائے رنگا رنگ کا بہترین گلدستہ ہوگا باایں ہمہ قیمت صرف ۸ رہیگی۔

رسالہ "چمن" امرتسر عام متعدد رسائل کے سائز پر اعلیٰ لکھائی چھپائی اور کاغذ کیساتھ پابندی وقت ہر مہینے کی ۵ تاریخ کو شائع ہوتا ہے اس میں ہر مہینے ولولہ انگیز نظمیں فرحت بخش غزلیں معرکۃ الآرا افسانے متعدد دلچسپ علمی ادبی اور اخلاقی مضامین شائع ہوتے ہیں سالانہ چندہ عا ششماہی عہ مقرر ہے سالگرہ نمبر ان اصحاب کی خدمت میں مفت پیش کیا جائیگا جو "چمن" امرتسر کے خریدار بنکر سالانہ چندہ عا مرحمت فرمائیں گے - پتہ - مینیجر رسالہ چمن چوک بجلی امرتسر

رسالہ

تجلی

ماہانہ دہلی

سب سے سستا اور سب سے بہتر

نمونہ مفت

پتہ: مینیجر رسالہ تجلی دہلی

CC-0. INTACH Kashmir. Digitized by eGangotri Trust